نفع دونوں جہانوں کا

سُودی قرض کی حُرمت اور اسلامی بینکاری کی اہمیت

ترتیب

تنویر احمد مگوں

نفع دونوں جہانوں کا

PROFIT-HERE & HERE-AFTER

پاکستان بزنس فورم

نفع دونوں جہانوں کا

سُودی قرض کی حُرمت اور اسلامی بینکاری کی اہمیت

ترتیب
تنویر احمد مکون

نفع دونوں جہانوں کا
PROFIT-HERE & HERE-AFTER
پاکستان بزنس فورم

یہ کتاب کیوں لکھی گئی؟

ایک عرصے سے خواہش تھی کہ ہر مسلمان کو اور خصوصاً مسلمان
تاجر برادری کو سُودی قرض کے لین دین کی خرابیوں پر متوجہ کیا
جائے اور اس برائی سے نجات دلانے کی کوشش کی جائے
تاکہ دنیا اور آخرت کے نقصان سے بچ سکیں

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	نفع دونوں جہانوں کا
ترتیب	:	تنویر احمد مگوں
ایڈیشن نمبر 1	:	دسمبر 2014ء تعداد 1100
ایڈیشن نمبر 2 (مع اضافہ)	:	ستمبر 2015ء تعداد 2100

-: مشورے اور کتاب کے حصول کے لئے رابطہ کریں :-

پاکستان بزنس فورم

207، انعم اسٹیٹ، شارع فیصل، کراچی۔75350۔پاکستان
فون: 5-34313024 - ای میل:pbf_khi@yahoo.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا

ALLAH HAS ALLOWED THE SALE AND HAS PROHIBITED INTERST

اور اللہ تعالٰی نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام

(سورۃ البقرہ آیت: ۲۷۵)

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

”اے اللہ! ہم کو حق بات کی سچائی سمجھا دیجیے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرما دیجیے اور باطل کی گمراہی سمجھا دیجیے اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما دیجیے۔“

اُن کامیاب تاجروں کے نام
جو اپنی تجارت سے دونوں جہانوں کا
فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں

حصّہ اوّل

سُودی قرض

Interest Based Loan

حصّہ دوم

اسلامی بینکاری

Isamic Banking

نوٹ: فہرست پر کلک کر کے ابواب تک براہِ راست پہنچا جا سکتا ہے، جبکہ ہر صفحے سے فہرست پر جانے کی سہولت موجود ہے۔

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	9
تبصرے و تجزیے	11
چیئرمین پاکستان بزنس فورم میاں تنویر احمد مگوں کا ذاتی تجربہ	27
حصہ اوّل	
سُودی قرض	29
سُود سے مُراد	31
سُود کی حُرمت قرآن کریم کی روشنی میں	32
سُود کی حُرمت احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں	34
سُود کی حُرمت دوسرے مذاہب میں	37
اسلام سے قبل سُودی کاروبار	38
اسلام آنے کے بعد غیر سُودی تجارت	39
سُود کو ختم کرنے کی نبی کریم ﷺ کی عملی کوشش	39
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ	41
لاشعوری طور پر سُودی بینکوں کی مدد	43
تجارت کے چند سُودی طریقے	43
سُودی قرض تجارت کے لئے	44
سُود کو حلال ماننا	46

صفحہ نمبر	عنوان
46	تجارت اور سُود میں نمایاں فرق ....
48	تاجر سُودی قرض کیوں لیتا ہے؟ ....
50	سُودی معاملات اور عدل کے تقاضے ....
51	دُوسرے کی کمائی پر اجارہ داری ....
51	خودغرضی و مفاد پرستی ....
52	مہنگائی میں اضافہ کا سبب سُود ....
52	سُودی قرض سے نکلنے کا آسان طریقہ ....
53	بینک انٹرسٹ رِبا ہے یا نہیں؟ ....
55	داستانِ عبرت اور لمحۂ فکریہ ....
56	کریڈٹ کارڈ سے بربادی کی داستان ....
58	سُودی قرض کا فتنہ ....
60	صدقہ جاریہ یا عذابِ جاریہ ....

حصہ دوم

صفحہ نمبر	عنوان
61	اسلامی بینکاری ....
62	یارانِ نکتہ داں کے لئے ....
63	بینک کی اہمیت ....
64	بینک کی عمومی سرگرمیاں ....
64	1) سرمایہ کی حفاظت ....
64	2) ترسیل زر ....

صفحہ نمبر	عنوان
65	3) کاروبار میں فریقین کے درمیان اعتماد ....
65	4) سرمایہ کاری میں واسطہ ....
66	5) قرضوں اور مالیات کی فراہمی ....
66	اسلامی بینکنگ کی ضرورت ....
67	اسلامی بینک سے مُراد ....
68	تاریخ اسلام میں بینکاری کا وجود ....
69	اسلامی بینک کے قیام پر غور و فکر ....
71	اسلامی بینکاری کی تاریخ ....
73	بینکوں سے تعلق ....
74	1) روایتی بینکوں سے لاتعلق رہا جائے ....
74	2) سُودی نظام کا حصّہ بنا جائے ....
75	3) سُود سے پاک نظام وضع کیا جائے ....
76	تاجر حضرات کیلئے خوشخبری ....
77	توجہ طلب واقعہ برائے ذمہ دارانِ اسلامی بینک اور عوام ....
80	موجودہ اسلامی بینکاری کا معیار ....
81	پروفیسر خورشید صاحب کا اسلامی بینکاری کے حوالے سے تجزیہ ....
82	مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا غیر سُودی بینکاری کی جدوجہد کے حوالے سے تجزیہ ....
83	ڈاکٹر محمود احمد غازی کا بلاسُود بینکاری کے حوالے سے تجزیہ ....
84	اسلامی بینک کی سرگرمیاں ....

صفحہ نمبر	عنوان
86	اسلامی بینک کے نفع کا طریقہ کار
86	شریعہ بورڈ کی اہمیت
87	پروڈکٹ ڈیویلپمنٹ اینڈ شریعہ کمپلائنس ڈیپارٹمنٹ
88	شریعہ بورڈ اور شریعہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داریاں
89	اسلامی بینک کے بارے میں فتویٰ
90	اسلامی بینکوں کی تمویلی سہولیات (Mode of Finance)
91	1) مرابحہ (Murabaha)
93	2) اجارہ (Ijara)
93	3) مشارکہ (Musharakah)
94	4) مشارکہ متناقصہ (Diminishing Musharakah)
96	5) استصناع (Istisna)
97	6) سلم (Salam)
99	7) مساومہ (Musawwama)
100	بین الاقوامی اسلامی بینک و مالیاتی ادارے
105	پاکستان میں اسلامی بینکوں کی تفصیل
107	اسلامی بینکاری پر علماء کرام کی آراء
107	مضاربہ (Mudarabah) کمپنی
109	اہم نکات
112	معاون کتابیں

☆......☆......☆......☆

حرفِ آغاز

الحمد اللہ ہمارا دین اسلام صرف نظریاتی دین ہی نہیں بلکہ یہ عملی دین بھی ہے۔اس مقصد کے لئے فقہاء اُمت اور دین کی سمجھ رکھنے والے اکابرین کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ توحید پر مبنی یہ دین صرف ایک نظریہ بن کر نہ رہے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں اسکا نفاذ لازمی ہو۔

تجارت انسانی زندگی کا اہم ترین شعبہ ہے۔قرآن وحدیث میں تجارت کے چھوٹے بڑے ہر مسئلے کے متعلق ہدایات موجود ہیں۔ ان ہدایات پر عمل پیرا ہوکر مسلمان دونوں جہانوں کا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔

پاکستان بزنس فورم نے ایک کتاب بنام ''نفع دونوں جہانوں کا'' مرتب کی ہے۔اس میں اسلامی معیشت کے دو عنوانات کا مختصر خلاصہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔سُودی قرض اور اسلامی بینکاری کے حوالے سے جو الجھنیں ذہنوں میں ہوسکتی ہیں اس کتاب کے ذریعے ان کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔آپ سے التماس ہے کہ اس کتاب کا بغور مطالعہ کرکے ہمیں اپنے تاثرات سے ضرور آگاہ کریں۔ممکن ہے کچھ لوگوں کی رائے ہو کہ غفلت کے اس دور میں یہ کتاب کیا اصلاح کرے گی جب تک ہم خود اپنی اصلاح پر آمادہ نہ ہوں۔ بہر حال انسان کوشش کا مکلّف بنایا گیا ہے نتیجہ اللہ کی مشیّت پر منحصر ہے۔

ہماری اطلاع کے مطابق اب تک لاکھوں افراد اسلامی بینکوں میں اپنے اکاؤنٹ کھول چکے ہیں، بے شمار چھوٹے بڑے کاروباری حضرات نے بڑے پیمانے پر اسلامی بینکوں سے لین دین شروع کر دیا ہے اور اللہ کے فضل سے سُودی قرض کے بغیر تیزی سے ترقی کی طرف گامزن ہیں۔ان میں ستارہ گروپ آف انڈسٹریز لمیٹڈ، فرسٹ پیراماؤنٹ مضاربہ، غنی گلاس لمیٹڈ، انڈس فارما (پرائیویٹ) لمیٹڈ، پاکستان پیکجز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، الحمزہ گروپ، الائیڈ انڈسٹریز حب (پرائیویٹ) لمیٹڈ، کراچی پیپرز اینڈ بورڈ ملز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، شان فوڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ، الائیڈ رینٹل مضاربہ، ٹیم ورک پیکجز (پرائیویٹ) لمیٹڈ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق، ساتھیوں کے تعاون اور بالخصوص کمیٹی کے ممبران محمد عارف صاحب، جاوید اختر صاحب اور ڈاکٹر فیاض عالم صاحب کی کوششوں سے اس کتاب کی اشاعت ممکن ہوسکی، اس کے علاوہ خالد الیاس صاحب اور عبدالغفار پدھا صاحب کے قیمتی مشوروں کا بھی شکر گزار ہوں اس کے ساتھ ساتھ جامع مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور کے شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک صاحب، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد کے محمد ایوب صاحب، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد کے خالد رحمٰن صاحب

فہرست پر جائیے

اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے ڈاکٹر محمد طاہر منصوری صاحب کا مشکور ہوں جنھوں نے اس کتاب کے مسودے کو پڑھ کر اپنے تجزیے اور تاثرات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اس چھوٹے سے کام اور معمولی سی محنت کو قبول فرما کر ہم سب کیلئے صدقہ جاریہ بنادے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں حقیقی اسلامی نظام کے عملی نفاذ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کر دے، آمین

تنویر احمد مگوں
چیئرمین پاکستان بزنس فورم
0333-2104700

یکم دسمبر 2014ء
کراچی

فہرست پر جائیے

Muhammad Adrees
President
Federation of Pakistan Chambers of Commerce and Industry (FPCCI) for the year 2015
Chairman & CEO
Sitara Chemical Industries Limited
32 KM, Sheikhupura Road, Faisalabad, Pakistan
Tel: 92-41-4689141-5 Website: www.sitara.com.pk

Q. HOW YOU SHIFTED TO ISLAMIC FINANCE ?

Being a Muslim, it is my firm belief that we should lead our lives according to the teachings of Quran and Hadees. All of us are well aware of the fact that Ribah is strictly forbidden in Islam. With a view to get-rid of Ribah from all financial transactions of Sitara Chemical Industries Ltd,. management made the historic decision in 1996. The total interest based borrowings at that time were stood at Rs. 786 million including long term project financings.

The company started repaying its interest based borrowings for retirement of such loans. Expansion/new projects were held in abeyance and expenses, including Director's benefits were curtailed to move faster in the desired directions. Urgent needs of the company were met through Islamic financing like issuance of Musharakah Term Finance Certificate (MTFC), Diminishing Musharaka Facility Term Finance Certificate.

The company issued at various times the Musharakah Term Finance Certificates (MTFC), Diminishing Musharakah Facility Term Finance Certificate, Islamic SUKUKs to fulfill its long term need for expension and capital expenditures. In that way, the company achieved complete Islamization of its financial dealings, Currently Company has financed 65% of its Coal Fired Power Project through Diminishing Musharakah Facility extended by consortium of Leading Islamic Banks.

Q. PROBLEMS FACED AND RESOLVED:

As it was a pioneer experience for the Company at that time and Islamic industry was not as of today, huge difficulties were faced to transform from its conventional interest-based financial arrangement to Islamic mode of Financing. Extensive deliberations started with Shariah experts and consultants. Three models evolved expertsand consultants. Three models evolved after extensive study and deliberations running over a period of two years.

However, it was a herculean task to transform all the conventional interest-based financial transactions / arrangements on Islamic Finance at a time when there was dearth of any Islamic Financial Models practiced fully for the industry, Structural issues, covenant structuring and legal documentation took two and a half year, back and forth with lawyers, bankers, consultants and shariah experts to complete the process. It is important to note here that every time the Company issued its above mentioned Islamic instruments, the conventional banking interest rate environment was in borrowers' favour and SCIL had the opportunity to raise finances on a very competitive rate of interest. But the Company management was determined to commit itself for promoting Islamic Financing as a role model in Pakistan. Our consultants and other Shariah experts played important role. Justice (Retd) Maulana Taqi Usmani was kind enough to extend help and advice at all stages.

Q. BARKAH OF ISLAMIC FINANCE IN OUR BUSINESS:

Besides, its principle stand of promoting Islamic Finance, SCIL shared with Islamic debt investors its profits without compromising on true Musharakah principles. The fact is evident from the level of rate of return offered by the Company on its earlier Islamic debt issues. These TFC's were over-subscribed.

Along with mind satisfaction being true believer of Islam, the company operating profits were accelerated by adopting the Islamic mode of Financing. A substantial increase can be witnessed in every year of profit of the Company. Company turnover also multiplied turnover also multiplied since adoption of Islamic mode of financing. The Company has now all its financial arrangement on Islamic mode of financing for its new projects.

Muhammad Adrees
Chairman & CEO
Sitara Chemical Industries Ltd.

Aitzaz Ahmed Khan
Chairman
Ghani Group
Corporate Office: 82-N,
Model Town Ext. Lahore 54000, Pakistan
UAN: 111-ghani-1 (442-641)
Email: info@ghaniglobal.com

GHANI GROUP
of Companies

GHANI GROUP

Much before the advent of formal adoption of Islamic Banking the group had followed the Islamic business principals as early as in 1959. The group was very clear on the Islamic concepts and values, their application and adoption in all walks of life generally and in business particularly. We Started with all the hard earned pennies of our own without banking support. The business flourished up to mining stage till late 1980s. With the further growth and entrance into industrial sector we initially faced financial constraints, but instead of going to conventional banks for finance the group decided to raise funds by going public. When the Islamic banking was introduced in Pakistan. The group decided to go for financing through Islamic banking even at a much higher rate. Al-Hamdolillah, right from the outset the group has expanded exponentially purely on the sound base of Muslim values and Islamic banking and we feel much cherished.

One thing should be very clear, which is part of Eman also, when you follow the commandment of Allah Subhanatala, on the way of Muhammad S.A.W Allah Subhanatala's help shall definitely come. If Allah Almighty help, nothing left.

With Regards
Aitzaz Ahmad Khan
Chairman
Ghani Group

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے کسی بھلائی پر کسی کی رہنمائی کی تو اُسے بھی اُس شخص کی مثل اَجر ملے گا جو اِس بھلائی کرنے والے کو ملے گا“ (صحیح مسلم)

❖ یعنی انشاء اللہ بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والے کو بھی وہی اُجر ملے گا جو بھلائی قبول کرنے والے کو ملے گا۔ اسی اصول کے تحت دین کی نشر و اشاعت کی غرض سے کتابوں کے مرتب کرنے والے، چھاپنے والے اور تشہیر کرنے والے اسی اَجر و ثواب کے مستحق قرار پائیں گے۔ قارئین سے اپیل ہے کہ اس کام کو تبلیغ دین کا کام سمجھتے ہوئے معاشرے کی ذہنی تربیت اس طرح کریں کہ ان میں سُودی بینکاری سے نفرت اور اسلامی بینکاری کی رغبت پیدا ہو ❖

فہرست پر جائیے

MUFTI ASAD GUL
Shariah Auditor
The Bank of Khyber
Islamic Banking Branch,
Royal plaza, Karkhano Market,
Jamrud Road, Peshawar, Pakistan
Phone: (091) 5823711, 5829369
E-mail: muftiasadgul@gmail.com

The Bank of Khyber

"نفع دونوں جہانوں کا" میری نظر میں

عصر حاضر میں ایک طرف تو مادّیت کا غلبہ ہے، کفار کے علاوہ مسلمانوں کی اکثریت بھی دنیا کے پیچھے بھاگی چلی جارہی ہے اور جائز و ناجائز کی پرواہ کئے بغیر زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹنے میں لگی ہوئی ہے۔ مگر کچھ عرصے سے پوری اسلامی دنیا میں معاملات میں شریعت کے احکام پر عمل کا جذبہ بیدار ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں عالمی سطح پر غیر سُودی بینکاری کا سلسلہ شروع ہوا ہے جو روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔

بینکوں کے علاوہ تاجروں کی ایک بڑی تعداد بھی اپنے کاروبار کو مکمل طور پر شریعت کے مطابق ڈھالنا چاہتی ہے کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام ایک ظالمانہ اور غیر منصفانہ نظام ہے۔ جسکی وجہ سے صدیوں سے چلنے کے بعد بالآخر ناکامی سے دوچار ہوا اور وہ وقت دور نہیں کہ اسکی پوری عمارت دھڑام سے زمین بوس ہوجائیگی کیونکہ ہر ظلم کی ایک انتہا ہے۔ ایسے وقت میں پوری دنیائے اسلام ایک عادلانہ نظامِ معیشت کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اس پر تحقیقات ہورہی ہیں، غیر سُودی بینکاری کا حجم دن بدن بڑھتا جارہا ہے اور غیر مسلم ممالک بھی اس کو اختیار کرتے جارہے ہیں۔

اِن حالات میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اسلامی معیشت کے ایسے ماہرین پیدا کئے جائیں جو دورِ حاضر کے تقاضوں سے واقف ہوں۔ تیز رفتار نظام تجارت کی معلومات رکھتے ہوں، اِن کی اصطلاحات سے آشنا ہوں، علوم فقہ و اصول فقہ کی اعلیٰ استعداد رکھتے ہوں تاکہ وہ بینکاری، تکافل، مالیاتی نظام اور تجارت میں اُمت کی صحیح

راہنمائی کرسکیں۔

زیرِنظر کتاب "نفع دونوں جہانوں کا" جناب تنویر احمد مگوں صاحب کی ایک ایسی تحریر ہے جو اسلامی معیشت کی طرف ان کے درد دِل کی عکاسی کرتی ہے۔ معیشت کے ایک طالب علم کی حیثیت سے بندے نے شروع سے لے کر آخر تک کتاب کا مطالعہ کیا۔ کتاب کو نہایت ہی آسان انداز سے ترتیب دیا گیا ہے جس کو کوئی بھی طالب علم با آسانی پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ نیز مشکل اصطلاحات کو جناب تنویر صاحب نے آسان طریقے سے سمجھانے کی حتّی الوسع کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنّف جناب تنویر احمد مگوں صاحب کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور یہی کوشش مصنّف کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

آمین

مفتی اسد گل

ماہرِ شرعی اُمور

دی بینک آف خیبر، پشاور

7، اپریل 2015ء

فہرست پر جائیے

ڈاکٹر شمس العارفین
سیکریٹری شعبہ دعوت و تربیت
پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (پیما)
سیکنڈ فلور، پی، ای، سی، ایچ، ایس کمیونٹی ہال
شاہراہ قائدین۔ کراچی فون:34534379(21-92)

جناب تنویر مگوں صاحب۔ السلام وعلیکم

"نفع دونوں جہانوں کا"۔ اس کتاب کو پڑھنے کا موقع کچھ اس طرح ملا کہ پیما کراچی کے شعبہ دعوت وتربیت کے حوالے سے ہم نے یہ چاہا کہ لوگوں میں سُود کے گناہ اور نقصانات کو اس طرح اجاگر کیا جائے کہ لوگ اس کے لین دین سے باز آجائیں تو ہمارے ہی ایک ساتھی نے یہ کتاب لا کر دی اور اس سلسلے میں پاکستان بزنس فورم کی کوششوں کا ذکر کیا اس طرح اس کتاب کے مکمل مطالعہ کا موقع ملا۔

اگر ہم خود کو مسلمان کہتے ہیں تو ہمارے لئے قرآن میں موجود آیات اور احادیث جو کہ سُود سے متعلق ہیں اور جتنی سخت ہیں وہ ہمیں اس گناہ سے بچنے کے لئے کافی ہونی چاہیں جیسا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں ہوا مگر ہم سب چونکہ ایمانی لحاظ سے بہت کمزور ہیں اس لئے ان چیزوں سے متاثر نہیں ہو پاتے اور مختلف سوالات اور حجت پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب میں بہت آسان اور عام فہم طریقوں سے اس گناہ کا احساس دلایا گیا ہے اور اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ موجودہ حالات میں کون سے ممکنہ ذرائع ایسے ہیں جن کو اختیار کر کے اُن سے بچ سکتے ہیں۔ ہمارے علماء کرام نے جو اسلامی طریقے تجارت کے بتائے ہیں اُنکے بارے میں بھی معلومات دی گئی ہیں۔

الغرض P.B.F. کے پلیٹ فارم سے یہ ایک بہت عمدہ کوشش ہے جس پر یہ حضرات مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ اس جہاد میں تمام اسلامی ذہن رکھنے والے گروپ جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں اور اس پیغام کو تمام مسلمانوں تک

فہرست پر جائیے

پہنچائیں تا کہ ہم خود بھی اور دوسروں کو بھی جہنم سے بچاسکیں۔(امر بالمعروف و نہی عن المنکر)

اس کے ساتھ ساتھ میں پیما کراچی کے شعبہ دعوت وتربیت کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرانا چاہوں گا جو کچھ ہمارے بس میں ہے وہ ہم کریں گے اورآپ کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہوں گے جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

(تعاون علی البرو لاتعاون علی لاثم والعلدوان)

جزاکم اللہ خیرا

ڈاکٹر شمس العارفین
سیکریٹری شعبہ دعوت وتربیت پیما (کراچی)
بتاریخ: 7، اپریل 2015ء

فہرست پر جائیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الحدیث مولانا **عبدالمالک**
سابق ممبر قومی اسمبلی
سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل

☆ شیخ الحدیث و ناظم اعلیٰ جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ
☆ صدر رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان
☆ صدر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان

تاریخ 3/9/06
حوالہ ________

بخدمت محترم ومکرم جناب تنویر احمد مگوں
چیئرمین پاکستان بزنس فورم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہوں گے۔آمین۔

گرامی نامہ ''نفع دونوں جہانوں کا'' کے مسودہ کے ساتھ ملا۔ پڑھکر خوشی ہوئی کہ جناب نے بہت بڑے کار خیر کے لئے پروگرام ترتیب دیا ہے۔ امید ہے آپ کا پروگرام مؤثر ثابت ہوگا۔ میرے نزدیک غیر سُودی بینکاری کے سلسلہ میں آپ کا یہ کتابچہ ایک کامیاب کوشش ہے۔ اسلامی بینکاری کے ماہرین نے اب تک جو محنت کی ہے وہ انتہائی حوصلہ افزا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ میں ہر دور میں اسلام کے مطابق زندگی کے مختلف شعبوں کے ماہرین پیدا ہوتے رہیں گے اور لادینی نظاموں سے نجات کے لئے راستہ ہموار کریں گے۔ موجودہ دور کے اندر غیر سُودی بینکاری کا نظام پیش کرنا ان ماہرین کے لئے باعث خیر ہے اور ان لوگوں کے لئے جو اسلام کے مطابق حلال کاروبار کرنا چاہتے ہوں بہت بڑی آسانی پیدا کردی گئی ہے۔ بعض علماء کے تحفظات کے باوجود سُودی بینکاری کی جکڑ بندیوں سے نکلنے کے جو راستے تجویز کئے گئے ہیں ان کی تنقیص کی بجائے ان کی قدر کی جائے اور ایسی تجاویز دی جائیں جن پر کسی

فہرست پر جائیے

قسم کے اعتراض کی گنجائش نہ ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نعمان بن توقل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایئے کہ جب میں فرض نماز ادا کروں اور حرام کو حرام جانوں اور حلال کو حلال جانوں تو میں جنت میں داخل ہوجاؤں گا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں'' (مسلم شریف)۔ فرض نماز میں ہم ''ایاک نعبد و ایاک نستعین '' کے ذریعہ اللہ کی بندگی کا عہد کرتے ہیں کہ '' تیرے ہی حکموں کو عملی جامہ پہنائیں گے اور تجھ ہی سے مدد طلب کریں گے'' اسی طرح صراط مستقیم کی دعا مانگتے ہیں۔ صراط مستقیم اللہ تعالیٰ کے احکام کا نام ہے۔ آپ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ غیر سُودی نظام جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کی طرف اہل ایمان کو متوجہ کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان والوں کے لئے دخول جنت کی جو بشارت ہے وہ اس نیک کام پر ضرور پوری ہوگی۔ آمین۔

والسلام

(مولانا) عبدالمالک

جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

03 ستمبر 2014ء

مدیر شعبہ استفسارات

جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

فہرست پر جائیے

MUHAMMAD AYUB
Director Research and Training,
Editor JIBM & Secretary ICIB,
Riphah Centre of Islamic Business (RCIB)
Riphah International University, Islamabad.
Almizan Building Campus; 274 Peshawar Road Rawalpindi
Email: muhammad.ayub@riphah.edu.pk
Ph:+92 51 5824747

RIPHAH INTERNATIONAL UNIVERSITY

جناب تنویر احمد مگوں صاحب
چیئرمین پاکستان بزنس فورم
کراچی۔
السلام علیکم!

پاکستان بزنس فورم نے ''نفع دونوں جہانوں کا'' نامی کتابچہ شائع کر کے ایک نہایت قابلِ ستائش خدمت سرانجام دی ہے۔ سُود، جوئے اور غیر اخلاقی اصولوں پر مبنی عالمی مالیاتی نظام نے انسانی ذہنوں کو اس حد تک جکڑ لیا ہے کہ غیر سُودی اور اخلاقیات پر مبنی نظام نہ صرف عوام الناس بلکہ ماہرین کو بھی ایک خواب معلوم ہوتا تھا۔ ایسے میں جہاں نظریاتی سطح پر کام برصغیر کے کچھ علماء نے گزشتہ صدی کی چوتھی سے چھٹی دہائی کے دوران کیا، وہاں اسے عملی جامہ پہنانے کا سہرا پاکستان و عرب دنیا کے نامور محققین، علماء اور ماہرین کے سر ہے۔

پاکستان میں وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپلیٹ بینچ کے فیصلوں کے بعد 2002ء سے متعارف کرایا گیا اسلامی بینکاری نظام شریعہ سے مطابقت کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔ اس نظام کو ریگولیٹ کرنے کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے متعارف کرایا گیا نظام بھی دنیا بھر میں بہترین تصور کیا جاتا ہے۔ بہتری کی ضرورت اور گنجائش بھی موجود ہے جس کے لئے بینکاروں، کاروباری حضرات، میڈیا، علمائے کرام اور تعلیم و تربیت سے منسلک تمام اداروں کی

مشترکہ کاوشوں کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم فریضہ ذہنی تربیت کا ہے تاکہ لوگ سُود سمیت غیر اسلامی تجارتی و مالیاتی نظام کو خیر باد کہہ کر اسلام کے فطری اور وحیِ الٰہی پر مبنی نظام کو استوار کرنے کے لئے ہراول دستہ بن جائیں۔ حکومتی سطح پر ٹیکسوں کے نظام کی اصلاح اور کاروباری حضرات کی طرف سے خالص سے خالص تر نظام کے تقاضے اور اس کے لئے تعاون و کوشش اسلامی بینکوں کو اس قابل بنائے گی کہ وہ علمائے کرام کی رہنمائی میں اسلامی بینکاری و مالیاتی نظام کو خوب سے خوب تر بنا کر بنی نوع انسان کی دنیوی اور اخروی فلاح میں بھرپور کردار ادا کریں۔ اس باسعادت اور طویل سفر میں یہ کتابچہ انشاء اللہ بہت معاون ثابت ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے شائع کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔

محمد ایوب
ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ ٹریننگ
رفاہ سینٹر آف اسلامک بزنس
رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد
8/ستمبر 2014ء

فہرست پر جائیے

Khalid Rahman
Director General
Institute of Policy Studies
Dedicated to Promoting Policy Oriented Research
House 1, Street 8, F-6/3, Islamabad Pakistan
Phone: 92518438391-93 Fax: +92518438390
Website: http://www.ips.org.pk

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے معاشی سرگرمی میں حصہ لینا انسانی زندگی کا ناگزیر جزو ہے۔ اس دائرے میں انسانوں کی یہ خواہش کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوں، غیر فطری نہیں ہے۔ اسی تناظر میں آج کی دنیا میں صنعت وتجارت اور اس میں وسعت کے جو نئے نئے مواقع بھی دستیاب ہو رہے ہیں ان سے استفادہ کی خواہش بھی غلط نہیں ہے۔ تاہم اکثر صورتوں میں محض توسیع کے لیے ہی نہیں خود کاروبار کے آغاز کے لیے بھی ان مواقع سے اسی وقت استفادہ کیا جاسکتا ہے جب سرمایہ کی ایک خاص مقدار لوگوں کو دستیاب ہو۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں سرمایہ کی فراہمی کے لیے بینکاری کو دن بدن فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے لیے البتہ یہ الجھن رہی ہے کہ بینکاری کا روایتی نظام 'سود' پر قائم ہے اور یوں صریحاً حرام ہونے کے باعث ان کے لیے یہ راستہ ممنوع ہے۔

خوش قسمتی سے گزشتہ چند دہائیوں کے دوران علماء، اسکالرز اور خود بینکاری ماہرین کی کوششوں سے اسلامی بنیادوں پر بینکاری کا نظام وجود میں آ گیا ہے۔ یہ نظام ظاہر ہے کہ ابھی مثالی نہیں ہے تاہم مسلسل تجربات اور غور وفکر کے نتیجہ میں اس میں مقدار اور معیار میں مسلسل ترقی ہو رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حقیقی زندگی میں تجربات کا یہ سلسلہ جاری رہے گا تو اسلامی بینکاری کا یہ نظام اور زیادہ بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ اس ضمن میں ضرورت اس بات کی ہے کہ صنعت وکاروبار کی دنیا میں کامیاب افراد آگے

فہرست پر جائیے

بڑھیں اور نہ صرف اسلامی اصولوں کے مطابق خود معاشی سرگرمی کریں بلکہ علماء اور ماہرین کے ساتھ مل کر سُود سے پاک معیشت کے قیام کے لیے جاری تحریک کی قیادت سنبھالیں۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ انسانوں کے کسی بھی معاشرہ میں کسی بھی درجہ میں کچھ لوگوں کو راہنمائی کا مقام حاصل ہوتا ہے اور بقیہ لوگ رہنمائی کے منصب پر فائز ان ہی لوگوں کی دانستہ یا نادانستہ پیروی کرتے ہیں۔ یہ عمل زندگی کے ہر ہر دائرے میں ہوتا ہے اور یوں کسی بھی دائرے میں تبدیلی لانے کے لیے اصل اہمیت اس بات کی ہوتی ہے کہ اس خاص دائرے میں راہنمائی کے منصب پر فائز افراد اس تبدیلی میں کس قدر دلچسپی رکھتے ہیں اور اس کے لیے کس حد تک سرگرم ہیں۔

جناب تنویر احمد مگوں کو صنعت و تجارت میں ایسا ہی مقام حاصل ہے اور اس اعتبار سے یقین ہے کہ بالخصوص صنعت و تجارت سے وابستہ افراد کے لیے ان کی کہی ہوئی بات میں زیادہ وزن ہوگا۔ عملی طور پر اپنے کاروبار کو انہوں نے بہت پہلے اسلامی بینکاری کے ساتھ وابستہ کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس میں برکت سے نوازا۔ سُود سے پاک معیشت کے قیام کے حوالہ سے علمی کاموں کی بھی وہ سرپرستی کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے آگے بڑھ کر خود بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور سادہ اور عام فہم انداز میں یہ کتابچہ مرتب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی اس مساعی کو قبول فرمائے اور اسے لوگوں کی راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

۲۸ اکتوبر ۲۰۱۴ء
اسلام آباد

خالد رحمٰن
ڈائریکٹر جنرل
انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد

فہرست پر جائیے

Professor Dr. Mohammad Tahir Mansoori
Director General
Shari'ah Academy
International Islamic University
Faisal Masjid Campus,
Islamabad.
E-mail: dr.tahirmansoori@iiu.edu.pk
Ph: 051-9261030

''نفع دونوں جہانوں کا'' میری نظر میں

عصرِ حاضر میں دولت کی لالچ نے انسان کو حرص و ہوس اور بخل کا ایسا قیدی بنایا ہے کہ وہ دولت کمانے کی دھن میں سُود، غرر، جوا اور چور بازاری جیسی برائیوں سے بھی باز نہیں آتا۔ ناجائز نفع خوری کی لالچ میں وہ جائز و ناجائز اور حلال وحرام سے متعلق آفاقی احکام کو بھی طاقِ نسیاں کی زینت بنا دیتا ہے، لیکن اسلام اپنے ماننے والوں کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق گزاریں جس میں حلال وحرام کی تمیز کے ساتھ ساتھ دیگر اعلیٰ اخلاقی اقدار بھی شامل ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کی طرح معاشی جہت میں بھی مکمل رہنمائی دیتا ہے۔ اسلام انسان کی معاشی ضروریات اور ان کی تکمیل کے حوالے سے ایک جامع اور مکمل معاشی نظام عطا کرتا ہے۔

اسلامی بینکاری نے عصرِ حاضر میں جو اہمیت اختیار کر لی ہے وہ شاید ماضی میں نہیں تھی۔ آج ہر خاص و عام اسلامی بینکاری سے متعلق آگاہی کا خواہاں نظر آتا ہے۔ اسلام کے معاشی و مالیاتی نظام کی اخلاقی قدروں کو متعارف کراتے ہوئے مؤلف نے موجودہ زمانے کے پیچیدہ مالی معاملات کے بارے میں اسلام

فہرست پر جائیے

کا موقف اور نقطہ نظر جس سادہ، عام فہم اور مدلل انداز میں پیش کیا ہے، اس سے ان معاملات کی تفہیم قاری کے لئے آسان ہوگئی ہے۔ انہوں نے قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کے تاریخی تناظر میں اسلامی مالیاتی معاہدات پر بھی بڑے جامع اور مؤثر انداز میں بحث کی ہے اور اسلامی بینکاری کے نظریے اور تصور کے ساتھ ساتھ اس کی عملی تعبیرات کا بھی مفید جائزہ پیش کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب اسلامی بینکاری سے وابستہ افراد کے لئے ایک مفید رہنما کتاب ثابت ہوگی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر منصوری
ڈائریکٹر جنرل
شریعہ اکیڈمی
بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد
20/نومبر 2014ء

فہرست پر جائیے

چیئرمین پاکستان بزنس فورم میاں تنویر احمد مگوں کا ذاتی تجربہ

ابتدا میں میرے دادا محترم میاں محمد شفیع (مرحوم) نے چمڑے کی خرید وفروخت کا کاروبار شروع کیا۔ بعدازاں میرے والد میاں محمد صدیق (مرحوم) اور چچا میاں عبدالحفیظ (مرحوم) بھی اس کاروبار سے منسلک ہوگئے۔ان کے کاروبار کا طریقہ کچھ اس طرح سے تھا کہ یہ لوگ مختلف گاؤں اور دیہاتوں میں جا کر قصائیوں سے کھالیں خرید کر لاتے تھے اور دوسرے دن ان کو منڈی میں لے جا کر فروخت کردیا کرتے تھے۔اس کام میں بہت زیادہ محنت لگتی تھی اور منافع قلیل ہونے کی وجہ سے گزر بسر بھی مشکل سے ہوتی تھی۔ایک طویل اور تکلیف دہ جدوجہد سے گزرنے کے بعد اور بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد سے آہستہ آہستہ ترقی کی منزلیں طے ہونا شروع ہوگئیں۔اس طرح 18 سال کے بعد 1958ء میں باقاعدہ محمد شفیع ٹینری کی بنیاد رکھی گئی۔ میں اس وقت طالبعلم تھا۔ 1963ء میں انٹر سائنس پڑھنے کے بعد اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار سیکھنے کے لئے آفس جانے لگا ہمارا کاروبار دنبے اور بکرے کی کھالیں خرید کر چمڑہ بنانے کا تھا۔ اس چمڑے کو ہم ایکسپورٹ کرتے تھے۔ان دنوں ہم دوسرے تاجروں کی طرح کاروبار کے لئے بینکوں سے قرض لیا کرتے تھے اور مع سُود واپس کردیا کرتے تھے۔ بینک والوں کو اس کی پرواہ نہیں تھی کہ ان پیسوں سے ہم کیا کرتے ہیں۔کام بڑھتا رہا اسی طرح بینکوں کے قرضے بھی بڑھتے رہے۔ہم میں سے کسی نے نہ سوچا کہ یہ سب غلط ہورہا ہے حالانکہ ہم دینی ذہن کے لوگ تھے لیکن دین پر چلنے کا مقصد صرف نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوۃ دینا اور دیانت داری سے کاروبار کرنا تھا۔ کام بڑھتا رہا میرے ہمراہ چچا زاد بھائیوں نے بھی کاروبار میں شمولیت اختیار کرلی۔ بینک بھی ہمیں ہمارے اکاؤنٹ پر سُود دیتا رہا ہم بھی اپنے قرض کا سُود بینک کو دیتے رہے۔ 1995ء میں کچھ اور لوگوں کے

ساتھ مل کر ہم نے مسلم کمرشل بینک کے شیئر خرید لیے تو ہمارے خاندان میں اختلاف رائے پیدا ہوگئی۔ کچھ نے کہا کہ یہ بڑا اچھا سودا ہے لیکن 3 حصہ داروں نے اختلاف کیا اور کہا کہ یہ تو خالصتاً سُود کی آمدنی ہوگی۔ بہتر تو یہ ہے کہ ہم سُودی بینکوں سے قرضہ ہی نہ لیں اور اپنے کاروبار کو سُود سے پاک کرلیں لیکن اگر ہم نے یہ شیئر خرید لیے تو ہم خود ایک سُودی بینک کے حصّہ دار ہوجائیں گے۔ یہ اختلاف رائے ہم سب کے حق میں رحمت ثابت ہوا اور غفلت کے پردے اٹھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم نے اپنا بینک کا شیئر واپس کردیا اور سب کا متفقہ فیصلہ یہ طے پایا کہ انشاءاللہ آئندہ ہم اپنے کاروبار کو سُود سے پاک کریں گے۔ جس کام میں سب متفق ہوں اور رضائے الٰہی مقصد ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی سبیل پیدا کردیتا ہے۔ اللہ کی مدد اس طرح آئی کہ ان دنوں پاکستان میں اسلامی بینکاری کا آغاز ہورہا تھا تو ہم نے اسلامی بینکوں سے لین دین شروع کردیا۔ جس طرح ہر نئے کام میں مشکلات پیش آتی ہیں اسی طرح پہلے تو مشکلات پیش آئیں لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آسانیاں پیدا ہوتی چلی گئیں اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہمارا کاروبار بہتر ہوتا چلا گیا اس وقت ہماری چار انڈسٹریز ہیں دو میں کسی قسم کا کوئی قرض ہی نہیں ہے اور سالانہ ٹرن آؤٹ بھی قابل اطمینان ہے بقیہ دو انڈسٹریز نے اسلامی بینکوں سے مرابحہ (Murabaha) کی بنیاد پر معاملہ کررکھا ہے۔ ہم جب اسلامی بینکوں سے پیسہ لیتے ہیں تو وہ ہمیں مال (Raw Material) اور مشینری خرید کر اُدھار فروخت کرتے ہیں اور وقت مقررہ پر ہمیں اُدھار قیمت واپس کرنا ہوتی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارا کاروبار مکمل طور پر سُود کی لعنت سے پاک ہے اور الحمدللہ ہم سب بہت پرسکون اور خوش ہیں۔

فہرست پر جائیے

حصّہ اوّل

سُودی قرض

Interest Based Loan

فہرست پر جائیے

❖ سُودی قرض پر چلنے والے کاروبار کی مثال ایسے خوبصورت جسم کی مانند ہوتی ہے جو بظاہر دیکھنے میں موٹا تازہ نظر آتا ہے۔ درحقیقت اُس صحت اور موٹاپے کا سبب وہ فاسد مادے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے جسم سُوج جاتا ہے۔ اُس جسم کو ہر لمحہ ہلاکت کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ اِس کے مقابل بلاسُودی کاروبار کی مثال ایسے خوبصورت سمٹے ہوئے توانا جسم کی مانند ہوتی ہے جو صحت اور تندرستی کی علامت سمجھا جاتا ہے ❖

فہرست پر جائیے

سُود سے مُراد

تاجروں میں تجارت (Business) کے لئے قرض (Loan) کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے لیکن قرض کی اصل رقم پر نفع (Profit) حاصل کرنے کے لئے اضافی رقم (Additional amount) یا مراعات (Benefits) کی شرط لگانا سُود (Interest) ہے۔ چاہے وہ اضافہ کم ہو یا زیادہ ہو، چاہے وہ دی گئی مہلت کے اعتبار سے ہو یا مہلت سے قطع نظر کوئی اضافی مقدار ہو، وہ سُود (Interest) کہلاتا ہے۔ شریعتِ اسلامی نے واضح اور قطعی طور پر سُود کو حرام قرار دے کر اِس کی حُرمت اور بُرائی کو دوٹوک الفاظ میں قرآن میں بیان کیا ہے۔ یہ وہ واحد جرم ہے جس کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے سُود خوروں اور اُس کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے جو کسی اور جرم کے خلاف نہیں کیا۔ زنا کاری انتہائی غلیظ فعل ہے اور پھر کسی محرم رشتہ دار کے ساتھ بالخصوص والدہ کے ساتھ زنا کرنا تو بھیانک اور قابل صد لعنت ونفرت حرکت ہے۔ لیکن شریعتِ اسلامیہ کی نگاہ میں سُود خوری اس سے بھی کہیں زیادہ بڑا جرم ہے۔

{بار ہا سُود کی حرمت کے متعلق پڑھا جاتا ہے لیکن اس پر توجہ نہیں دی جاتی، یہ انتہائی حیرت کی بات ہے}

فہرست پر جائیے

سُود کی حرمت قرآنِ کریم کی روشنی میں

1) سورۃ الروم کی آیت نمبر 39 میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ:۔ ''جو سُود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے۔ اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، اُسی کے دینے والے درحقیقت اپنے مال بڑھاتے ہیں۔''

2) سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر130-131 میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ:۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہ بڑھتا اور چڑھتا سُود کھانا چھوڑ دو، اور اللہ سے ڈرو، اُمید ہے فلاح پاؤ گے۔ اُس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔''

3) سورۃ النساء کی آیات نمبر160-161 میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

ترجمہ:۔ ''تو ہم نے یہودیوں کے ظلموں کے سبب (بہت سی) پاکیزہ چیزیں جو ان کے لئے حلال تھیں ان پر حرام کردیں اور اس سبب سے بھی کہ وہ اکثر اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) روکتے تھے۔ اور اس سبب سے بھی کہ باوجود منع کئے جانے کے سُود لیتے تھے اور اس سبب سے بھی کہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے اور ان میں سے جو کافر ہیں ان کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

فہرست پر جائیے

4) سورۃ البقرہ کی آیات275-276 میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔
ترجمہ:۔ ''جو لوگ سُود کھاتے ہیں، ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔ اور اس حالت میں ان کے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں تجارت بھی تو آخر سُود ہی جیسی چیز ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سُود خوری سے بعض آ جائے، تو جو کچھ پہلے کھا چکا، سو کھا چکا، اب اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو کوئی اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے گا، وہ جہنمی ہے، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ سُود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو نشو و نما دیتا ہے۔ اللہ کسی ناشکرے بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔''

5) سورۃ البقرہ کی آیات278 تا281 میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔
ترجمہ:۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سُود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہیں کیا، تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے، اب بھی توبہ کر لو (اور سُود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حقدار ہو۔ نہ تم ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے تمہارا قرض دار (قرض ادا کرنے والا) تنگ دست ہو تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو اور اگر صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ اس دن (رُسوائی و مصیبت) سے بچو، جب کہ تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی پر ظلم ہرگز نہ ہوگا۔''

{قرآن کو بار بار پڑھنے کے باوجود کیا کبھی سُود کے بارے میں غور کیا؟}

فہرست پر جائیے

سُود کی حُرمت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

1) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سُود لینے اور کھانے والے پر اور سُود دینے اور کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (گناہ کی شرکت میں) یہ سب برابر ہیں۔'' (صحیح مسلم)

2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سُود خوری کے گناہ کے ستر حصّے ہیں ان میں ادنیٰ اور معمولی ایسا ہے جیسے اپنے ماں کے ساتھ منہ کالا کرنا۔'' (ابن ماجہ)

{کبھی سوچا......؟}

3) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سُود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھاتا ہے چھتیس بار زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔'' (مسند احمد)

4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سات مہلک اور تباہ کن گناہوں سے بچو'' انہوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سے سات گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور جادو کرنا اور ناحق کسی کو قتل کرنا اور سُود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور (اپنی جان بچانے کے لئے) جہاد میں لشکر

فہرست پر جائیے

اسلام کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور اللہ کی پاک دامن بھولی بھالی بندیوں پر زنا کی تہمت لگانا۔" (مسلم)

5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "معراج کی رات ایک ایسے گروہ پر میرا گزر ہوا جن کے پیٹ گھڑوں کی طرح تھے ان میں سانپ بھرے ہوئے باہر سے نظر آتے تھے میں نے پوچھا جبرائیلؑ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا یہ سُود خور لوگ ہیں۔" (ابن ماجه)

6) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "معراج کی رات میں نے دیکھا ایک شخص نہر میں تیر رہا ہے اور اُسے پتھروں سے مارا جا رہا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا یہ سُود کھانے والا ہے۔" (مسند احمد)

7) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سُود اگر چہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے لیکن اُس کا آخری انجام قلت اور کمی ہے۔" (مسند احمد)

8) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جبرائیلؑ اور میکائیلؑ نے مجھے بتایا کہ (جو مناظر آپ کو دکھائے گئے ہیں ان میں سے) سب سے پہلے جس شخص پر آپ کا

فہرست پر جائیے

گزر ہوا اور جس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھیں گدی تک (لوہے کے آلے سے) چیری جا رہی تھیں یہ وہ شخص تھا جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا تھا جھوٹی خبریں گھڑتا تھا جو (آناً فاناً) ساری دنیا میں پھیل جاتیں اور (دوسرے) ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تنور میں (جلتے) دیکھے وہ زانی مرد اور عورتیں تھیں اور (تیسرا) وہ شخص جو (خون کی) ندی میں غوطے کھا رہا تھا اور جس کے منہ میں (بار بار) پتھر ڈالے جا رہے تھے یہ وہ شخص تھا جو (دنیا میں) سُود کھاتا تھا۔" (بخاری)

9) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب کسی بستی کے رہنے والوں میں زنا اور سُود عام ہو جائے تو بلا شبہ انہوں نے خود اللہ کے عذاب کو اپنے اوپر مُسلط کر لیا۔" (حاکم، رواہ ابویعلی باسناد جید)

10) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"چار شخص ایسے ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں کا مزہ چکھائے گا۔ (1) عادی شرابی۔ (2) سُود کھانے والا۔ (3) ناحق یتیم کا مال اڑانے والا۔ (4) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔" (رواہ الحاکم)

11) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"قیامت کے قریب سُود، زنا اور شراب کی کثرت ہو جائے گی۔"

(رواہ الطبرانی)

فہرست پر جائیے

12) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آخری آیت نازل ہوئی وہ سُود کے متعلق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پوری تشریح بیان نہیں فرمائی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا لہٰذا سُود بھی چھوڑ دو اور ان چیزوں کو بھی چھوڑ دو جن میں سُود کا شائبہ ہو۔'' (رواہ ابن ماجہ)

{ہم کیسے مسلمان ہیں کہ سُود کے بارے میں قرآن وحدیث کی وضاحت کے باوجود بھی سُودی بینکوں سے لین دین کرتے ہیں}

سُود کی حُرمت دوسرے مذاہب میں

دنیا کے قدیم مذہبی اور اخلاقی ادب میں اس جُرم کی بُرائی کا تذکرہ مختلف انداز میں ملتا ہے۔ قدیم مصری تہذیب ہو، بابلی اور آشوری یا سمری تہذیبیں ہوں، ہندوؤں کی قدیم آرین تہذیب ہو۔ یونانی اور رومیوں کی قدیم تاریخ ہو۔ ان سب میں رِبا اور سُود کی حرمت کا کوئی نہ کوئی تصور ہمیشہ پایا جاتا رہا ہے۔ اسی طرح پہلے کی تمام شریعتوں میں سُود کی حرمت کے احکام واضح طور پر ہمیشہ موجود رہے ہیں۔ یہودیوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے کہ ان کو سُود سے روکا گیا لیکن وہ سُود خوری میں ملوث ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو سزائیں دیں۔ شریعت موسوی میں کتاب ''خروج'' اور ''کتاب تثنیہ'' میں واضح طور پر رِبا (سُود) کے احکام آج بھی موجود ہیں۔ عیسائیوں میں ایک طویل عرصے تک رِبا (سُود) کی حُرمت پر اتفاق بھی رہا اور بیشتر عیسائی اس پر عمل بھی کرتے رہے۔ شریعت عیسوی میں ''لوقا کی انجیل'' میں واضح طور پر سُود کی حُرمت کے احکام لکھے ہوئے ہیں۔ قریش جب خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے تو انہوں نے بیت اللہ کی تعمیر میں سُود کی رقم، حرام کاری

سے حاصل ہونے والی رقم اور کسی انسان پر ظلم کر کے حاصل ہونے والی رقم استعمال نہیں کی۔ افلاطون اور ارسطو کی تحریروں میں رِبا (سُود) کے بارے میں انتہائی منفی باتیں موجود ہیں۔ ہندوؤں میں بیاج کے نام سے جو چیز مشہور تھی یہ وہی تھی جس کو عربی زبان میں رِبا، اردو اور فارسی میں سُود کہا جاتا ہے اور قدیم انگریزی میں Usury کہا جاتا تھا۔

اسلام سے قبل سُودی کاروبار

اسلام سے پہلے سُودی کاروبار پورے جزیرہ نمائے عرب میں رائج تھا۔ عرب کے تاجر رِبا (سُود) کی حقیقت سے پوری طرح واقف تھے۔ اُن میں سے کسی کے ذہن میں یہ ابہام تک نہیں تھا کہ رِبا (سُود) کس کو کہتے ہیں اور کس کو نہیں کہتے۔ اس لیے جب قرآن مجید نے رِبا (سُود) کی حُرمت کا حکم نازل فرمایا تو ہر ایک نے سمجھ لیا کہ کس چیز کو حرام قرار دیا جارہا ہے۔

اُس زمانے میں ایک تو سُود کی وہ قسم رائج تھی جس میں کوئی ضرورت مند اپنی ذاتی مشکلات کے باعث سُود پر قرض (Loan) لینے کا معاملہ کیا کرتا تھا۔ دوسری وہ قسم تھی جس میں لوگ تجارت کرنے کے لئے سُود پر قرض (Loan) لیا اور دیا کرتے تھے اور یہ لوگ رِبا (سُود) کو بھی ایک قسم کی تجارت سمجھتے تھے۔ جیسے آج کل ایک تاجر دوسرے تاجر سے یا ایک کمپنی دوسری کمپنی سے معاملہ کیا کرتی ہے۔

عرب اور بالخصوص قریش تجارت پیشہ حضرات تھے اور عام طور پر تجارتی اغراض ہی کے لئے سُود کا لین دین کرتے تھے۔

فہرست پر جائیے

جب قرآن شریف کی آیات کے ذریعے سُود کی حُرمت واضح طور پر نازل فرمادی گئی اور اس میں رِبا (سُود) کی ہر قسم کو حرام قرار دے دیا گیا تو اس کے کچھ عرصے کے بعد کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا ہم کاروبار میں کسی یہودی یا عیسائی کے ساتھ شرکت کر سکتے ہیں؟ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کسی یہودی یا نصرانی کے ساتھ تجارت میں شرکت نہ کرو کیونکہ یہ لوگ سُودی کاروبار کرتے ہیں اور سُود حرام ہے۔''

{یعنی کسی بھی شراکت یا تجارت میں سُود شامل ہو تو وہ حرام ہے}

اسلام آنے کے بعد غیر سُودی تجارت

اسلام کی تاریخ میں کم از کم ابتدائی بارہ سو سال کا زمانہ بلاسُودی تجارت و معیشت کا رہا ہے۔ مسلمانوں نے برصغیر کے مشرقی صوبوں سے لے کر مراکش تک اور سائبیریا کی حدود سے لے کر سوڈان اور زنجبار تک حکومت کی۔ اس پورے علاقے کا نظام غیر سُودی بنیادوں پر کارفرما رہا۔ مسلمانوں کے حلقوں میں سُود خوری کی مثالیں اگر کبھی نظر آئیں تو عموماً پس پردہ یہودی یا ہندوستان کے بنیے ہی نظر آئے لیکن عمومی طور پر اسلامی تاریخ سے یہ ہی پتا چلتا ہے کہ مسلمانوں کا نظام اور پوری تجارت غیر سُودی طریقہ کار پر ہی چلتی رہی ہے۔

سُود کو ختم کرنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کوشش

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی سُودی کاروبار میں حصّہ نہیں لیا تھا، نہ

فہرست پر جائیے

اسلام سے پہلے نہ اسلام آنے کے بعد، نہ آپ کی صاجزادیوں میں سے کسی نے، نہ ازدواج مطہرات میں سے کسی نے سُودی کاروبار نہ پہلے کیا نہ بعد میں کیا تھا۔ ذیل میں چند واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

1) آپ ﷺ کے قریب ترین رشتہ داروں میں سے جن کی سُودی رقمیں لوگوں کے ذمہ واجب الادا تھیں وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب تھے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب شریعت کا کوئی حکم نازل ہوتا تھا تو سب سے پہلے آپ ﷺ خود عمل کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے سب سے پہلے حجۃ الوداع میں اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سُود کو کالعدم قرار دینے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ''سب سے پہلا سُود جو میں آج کالعدم قرار دے رہا ہوں وہ میرے چچا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سُود ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کے اس اعلان کے بعد نہ کسی ذاتی ضروریات کے تحت قرضے (Loan) پر سُود لینے دینے کی گنجائش ہے، نہ کسی تجارتی قرضے پر سُود لینے یا دینے کی گنجائش ہے اور نہ سابقہ واجب الادا قرضوں کو جاری رکھنے کی گنجائش ہے۔

2) جب نجران کے عیسائیوں کا وفد مدینہ منورہ آیا تو نبی کریم ﷺ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور ان سے ایک معاہدہ کیا۔ اس معاہدہ میں جو نکات طے پائے اُن میں صاف طور پر نبی کریم ﷺ نے یہ لکھوا دیا کہ اگر تم سُودی کاروبار کرو گے تو یہ معاہدہ کالعدم ہو جائے گا اور پھر ہم کو تم سے جنگ کرنی پڑے گی۔

فہرست پر جائیے

3) طائف میں ایک قبیلہ بنو مغیرہ تھا، اس قبیلہ کے سُود خور مشہور تھے، فتح مکّہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی تمام سُودی رقمیں ختم کردیں اور اپنے عامل مکّہ کو لکھا کہ اگر وہ سُود خوری سے باز نہ آئیں تو ان سے جنگ کرو۔

4) جزیرۃ العرب کے وہ تمام قبیلے جو سُود کھاتے تھے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عُمّال کے ذریعے خبردار کردیا کہ اب اگر وہ سُودی لین دین سے باز نہ آئے تو اُن کے خلاف جنگ کی جائے گی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بہت بڑے تاجر اور صنعت کار تھے۔ بڑے پیمانے پر لوگ اُن سے قرض (Loan) لیا کرتے تھے۔ امام صاحب کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں کسی شخص نے روک کر اُن سے مسئلہ پوچھنا چاہا۔ امام صاحب رُک کر کھڑے ہوگئے۔ وہ صاحب جو مسئلہ پوچھنا چاہتے تھے وہ سُورج کی تمازت اور گرمی کی وجہ سے ایک دیوار کے سائے میں کھڑے ہوگئے۔ امام صاحب کو بھی دعوت دی کہ وہ بھی دیوار کے سائے میں آجائیں۔ امام صاحب دیوار کے سائے میں تشریف نہیں لائے بلکہ دھوپ میں ہی کھڑے کھڑے جواب دیتے رہے۔ جب خاصی دیر ہوگئی تو اُن صاحب نے پھر اصرار کیا کہ حضرت دھوپ کی شدت سے بچنے کے لئے دیوار کے سائے میں آجائیں۔ امام صاحب پھر بھی سائے میں تشریف نہیں لائے اور دھوپ میں کھڑے کھڑے ہی ان کے مسئلے کا جواب دے کر تشریف لے گئے۔ امام صاحب کے شاگرد جوان

فہرست پر جائیے

کے ساتھ ہی تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ اُن صاحب کے بار بار اصرار کے باوجود دیوار کے سائے میں کیوں کھڑے نہیں ہوئے؟ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ''وہ مکان جس کی دیوار کا وہ سایہ تھا وہ میرے مقروض کا مکان تھا اور میں اُس کی دیوار کے سائے تک کا بھی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔''

اندازہ لگائیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مقروض کی دیوار کے سائے تک کا فائدہ اٹھانا اِس حدیث کے خلاف سمجھا کہ ''قرض پر جو نفع حاصل کیا جائے وہ رِبا (سُود) ہے۔'' اس بات سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے ائمہ کرام کس قدر محتاط طرزِ عمل اختیار کرتے تھے اور کتنی باریک بینی کے ساتھ تمام معاملات پر نظر رکھتے تھے۔

یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ چونکہ قرض پر جو بھی اضافہ یا کوئی منفعت حاصل کی جائے وہ رِبا (سُود) ہے۔ خواہ وہ فائدہ مالی ہو یا کسی اور شکل میں ہو۔ اِس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ آج کل جو بہت سے سُودی بینکوں کے کرنٹ اکاؤنٹ (Current Account) پر بہت ساری مُفت سہولیات دی جاتی ہیں جو کہ کسی اور اکاؤنٹ پر نہیں دی جاتیں مثلاً مفت چیک بک، مفت فنڈز ٹرانسفر، مفت پے آڈر بنانے کی سہولت اور دیگر سہولیات۔ یہ بھی سُود کی ہی ایک قسم ہے کیوں کہ یہ فائدہ بھی آپ کے کرنٹ اکاؤنٹ (Current Account) میں رکھی ہوئی رقم (Funds) کے منافع کے بدلے میں حاصل ہوتا ہے۔ البتہ اس طرح کی معروف بینکاری خدمات (مفت چیک بک، پے آرڈر وغیرہ) سارے کرنٹ یا دیگر اکاؤنٹ ہولڈرز کے لئے ہوں قطع نظر اکاؤنٹ کی رقم یا مقدار کے، تو علماء نے اسے

فہرست پر جائیے

جائز تو قرار دیا ہے مگر پسند نہیں کیا۔ البتہ اگر غیر معروف قسم کے بھاری فوائد جیسے کنٹری کلبوں کی ممبر شپ، عمرہ یا سفر کے ٹکٹ وغیرہ تو یہ بالکل حرام ہیں۔

لاشعوری طور پر سُودی بینکوں کی مدد

یہاں یہ امر بھی زیرِ غور رہنا چاہیے کہ چاہے کرنٹ اکاؤنٹ ہوں یا سیونگ اکاؤنٹ، آپ کے سرمایہ کا استعمال سُودی (حرام) اسکیموں پر لگتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص آپ کے پاس آئے اور کہے کہ میں سامنے ایک دوکان کھولنا یا کاروبار کا آغاز کرنا چاہتا ہوں اور اُسے مالی تعاون درکار ہو اور وہ منافع دینے پر بھی تیار ہو۔ مگر آپ اس کے کاروبار سے مطمئن نہ ہونے کی وجہ سے منافع لینے پر بھی سرمایہ لگانے پر تیار نہ ہوں گے اور اگر آپ کے علم میں ہو کہ وہ شراب کی دوکان کھولنا چاہتا ہے تو کیا آپ اپنا سرمایہ اس حرام کاروبار کے لئے دینا پسند کریں گے؟ چاہے آپ کو کتنا ہی منافع کیوں نہ مل رہا ہو۔ اس طرح جو لوگ اپنا سرمایہ سُودی بینکوں کے کرنٹ اکاؤنٹ میں بھی رکھتے ہیں وہ خود تو سُود نہیں لیتے البتہ ان کا پیسہ سُودی بینکوں کے لئے تقویت کا باعث ہوتا ہے۔

تجارت کے چند سُودی طریقے

1) بسا اوقات تاجر حضرات (Businessmen) آپس میں پوسٹ ڈیٹیڈ چیک (Post dated chque) سے لین دین کیا کرتے ہیں۔ چیک

فہرست پر جائیے

چونکہ آگے کی تاریخ کا ہوتا ہے اور تاجر کو فوری نقد روپوں کی ضرورت ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ چیک میں لکھی ہوئی رقم سے کچھ کم میں کسی اور شخص کو یہ چیک فروخت کر دیتا ہے۔ یہ چیک خریدنے والا بعد میں وقت مقررہ پر اس چیک کو بینک سے کیش کروالیتا ہے اور اپنی اصل رقم کے ساتھ اضافی رقم (سُود) کو بھی رکھ لیتا ہے۔ چونکہ اس طرح کے چیک کی خرید وفروخت میں سُود (Interest) بھی شامل ہوجاتا ہے اس لیے یہ شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

2) بسا اوقات کسی تاجر کو کسی شخص کی کچھ رقم قرض کی واپس کرنی ہوتی ہے لیکن ادائیگی کے وقت رقم کا بندوبست نہیں ہو رہا ہوتا ہے تو قرض دینے والا اُس شخص سے یہ کہتا ہے کہ تم مجھ سے مزید رقم لے کر میرا ہی قرضہ واپس کر دو اور بعد میں یہ رقم اضافہ کے ساتھ واپس کر دینا۔ قرض کی یہ صورت بھی حرام ہے کیونکہ دوسری مرتبہ لی گئی رقم پر جو زائد رقم دینا طے پایا ہے وہ کُھلّم کُھلّا سُود (Interest) ہے، جس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سُودی قرض تجارت کے لئے

موجودہ دور کے تعلیم یافتہ تاجر اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ تجارت کی غرض سے لیا جانے والا سُودی قرض حرام نہیں ہے بلکہ قدیم زمانے میں جو غریب مصیبت زدہ شخص اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سُودی قرض لیتا تھا، اس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے لیکن آج کے دور میں سُودی قرض مصیبت زدہ شخص نہیں بلکہ سرمایہ دار تاجر لیتا ہے۔

فہرست پر جائیے

قرآن کریم میں سُود کی مخالفت کا ذکر ایک جگہ نہیں بلکہ مختلف سورتوں کی سات آٹھ آیتوں میں آیا ہے اور چالیس سے زیادہ احادیث میں مختلف عنوانات کے تحت اس کی حُرمت بیان کی گئی ہے۔ اِن میں سے کسی ایک جگہ بھی اور کسی ایک لفظ میں بھی اس کا اشارہ موجود نہیں ہے کہ یہ حرمت صرف اُس سُود کی ہے جو شخصی اغراض کے لئے لیا دیا جاتا تھا اور تجارتی سُود اس میں شامل نہیں ہے، پھر کسی کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم میں سے کسی چیز کو محض اپنے خیال سے مستثنیٰ کر دے؟

یہ تو کھلی تحریفِ قرآن ہے، اگر خدانخواستہ اس کا دروازہ کھلے تو پھر شراب کو بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ شراب حرام تھی جو خراب قسم کے برتنوں میں سڑا کر بنائی جاتی تھی، اب تو صفائی ستھرائی کا اہتمام ہے، مشینوں سے سب کام ہوتے ہیں، یہ شراب اس حکم میں داخل ہی نہیں۔ جوا جو کہ عرب میں رائج تھا آج وہ موجود نہیں، آج تو لاٹری کے ذریعے بڑے بڑے جوے چلتے ہیں۔ اور پھر تو چوری، ڈاکا سب ہی کی صورتیں پچھلی صورتوں سے بدلی ہوئی ملیں گی تو گویا سب ہی کو جائز کہنا پڑے گا۔ فحش و عُریانی اور بدکاری قدیم طرز کے بُرائیوں کے اڈے میں ہو یا جدید طرز کے کلبوں، ہوٹلوں، سینماؤں وغیرہ میں ہو، بہرحال حرام ہے۔ اِسی طرح سُود یعنی قرض پر نفع لینا خواہ قدیم طرز کا مہاجنی سُود ہو یا نئی قسم کا تجارتی اور بینکوں کا ہو، بہرحال حرام ہے۔ نزولِ قرآن کے وقت بھی تجارتی سُود موجود تھا امیر لوگ سُود پر تجارت کے لئے سرمایہ فراہم کرتے تھے چنانچہ صرفی اور تجارتی ہر قسم کے سُود کو حرام قرار دیا گیا۔

سُود کو حلال ماننا

یہ تصور کے فریقین آپس کی رضا مندی سے سُودی کاروبار کریں تو جائز ہونا چاہئے، درست نہیں ہے۔ کسی فریق کے راضی یا ناراض ہونے سے رِبا (سُود) کی حرمت پر کوئی فرق نہیں پڑتا، اگر دونوں فریقوں میں رضامندی کی وجہ سے رِبا (سُود) کا کاروبار جائز قرار پائے تو رضامندی سے اور بھی بہت سے جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ بہت سے معاملات ایسے ہیں جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اور شدید طور پر ناپسند کیا ہے۔ سخت سے سخت سزائیں رکھی ہیں، وہ معاملات بھی لوگ رضامندی سے ہی کرتے ہیں۔ جوا کھیلنے والے رضامندی سے جوا کھیلتے ہیں، شراب پینے والے رضامندی سے شراب پیتے ہیں، بدکاری بھی عموماً فریقین کی رضامندی ہی سے کی جاتی ہے۔ اگر رضامندی سے حرام حلال میں تبدیل ہوسکتا تو یہ تمام معاملات پہلے بھی حلال ہونے چاہئے تھے اور آج بھی حلال ہونے چاہئیں۔ اس لیے یہ دلیل انتہائی بے بنیاد اور بے ہودہ تصور ہے کہ آپس کی رضامندی سے سُود حلال ہوجاتا ہے۔

تجارت اور سُود میں نمایاں فرق

تجارت اور سُود میں فرق صرف منافع کا ہوتا ہے جو مخصوص شرائط کے پورا ہونے پر جائز ہوتا ہے۔ منافع کی منصفانہ تقسیم تجارت کہلاتی ہے اور ظالمانہ تقسیم سُود کہلاتی ہے۔ ذیل میں تجارت اور سُود کے چند نمایاں فرق بیان کئے گئے ہیں۔

1) تجارت اور سُود میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ تجارت میں لی جانے والی رقم کسی چیز کا معاوضہ ہوتی ہے، اس کے برعکس سُود سے حاصل کی جانے والی رقم کسی خرید وفروخت کا معاوضہ نہیں ہوتی بلکہ Investor کی بطور قرض دی جانے والی رقم کا منافع ہوتا ہے۔ یعنی Investor نہ کاروبار میں شریک ہوتا ہے، نہ کاروباری رسک میں اور نہ کسی Value addition میں وہ صرف اپنے روپے سے روپیہ کماتا ہے۔

2) دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ خرید وفروخت تجارت کو فروغ دیتی ہے جس سے دولت پھیلتی ہے لیکن سُودی سسٹم میں دولت سمٹتی چلی جاتی ہے اور سُود خور (Bank / Usurer) کی دولت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

3) تجارت اور سُود میں تیسرا فرق یہ ہے کہ ہر تاجر اپنے قبضے میں موجود مال کے نفع ونقصان (Profit & Loss) دونوں کا خود ذمہ دار ہوتا ہے لیکن سُود خور صرف اپنے متعین کردہ اضافہ کا مطالبہ کرتا رہتا ہے اور اس کو اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ وہ پیسہ کہاں خرچ ہو رہا ہے اور کس مقصد کے لئے۔

4) تجارت اور سُود میں چوتھا بڑا فرق یہ ہے کہ تجارت میں خرید و فروخت کا معاملہ ایک بار ہو کر ختم ہو جاتا ہے اور دونوں فریق (Both Parties) اپنے اپنے کاروبار میں لگ جاتے ہیں۔ اِس کے برخلاف سُود خور

اپنے مقروض کی جان نہیں چھوڑتا۔ بلکہ مزید رقم کا لالچ دے کر اس کو پھنسائے رکھتا ہے اس طرح مقروض سُود خور کو سُود ادا کرتے کرتے تباہ ہو جاتا ہے۔

5) تجارت اور سُود میں پانچواں فرق یہ ہے کہ تجارت میں انسان کی محنت، صلاحیت، ذہانت اور وقت سب صرف ہوتے ہیں تو جائز نفع میسر آتا ہے۔ لیکن سُود خور گھر بیٹھے بیٹھے محنت، صلاحیت، ذہانت اور وقت صرف کیے بغیر اپنی رقم کا سُود وصول کرتا رہتا ہے۔

6) امانت دار تاجر اور سُود سے پلنے والوں کے درمیان آخرت میں بھی واضح فرق ہوگا سچے اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوں گے اور جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ قبروں سے اس طرح حواس باختہ اٹھیں گے کہ جیسے شیطان نے ان کو چھو کر پاگل اور دیوانہ کر دیا ہو۔

تاجر سُودی قرض کیوں لیتا ہے؟

تاجر سُودی قرض کیوں لیتا ہے؟ اس کا جواب دلچسپ بھی ہے اور عبرت انگیز بھی ہے۔ عام طور پر تاجر سُودی قرض بہت جلد اپنے کاروبار کو وسیع کرنے کی خواہش کے تحت لیتا ہے۔ مگر سُودی قرض لینے کے کچھ عرصے بعد اسے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ زندگی کا غلط ترین فیصلہ تھا۔ سُودی قرض لینے والا تاجر کئی مرحلوں میں

فہرست پر جائیے

شیطان کے چنگل میں پھنستا ہے۔ پہلی سوچ یہ ہوتی ہے کہ اگر میں بینک سے قرض لوں گا تو بڑا سودا کرسکوں گا، زیادہ مال خریدوں گا اور بڑی فیکٹری لگاؤں گا۔ چند لاکھ یا کروڑ واپس کرنا میرے لیے کوئی مسئلہ نہ ہوگا۔ مجھے پانچ سال میں قرض واپس کرنے تک اتنا نفع ہوجائے گا کہ اِس جیسے پانچ قرض بھی چُکا سکوں گا۔ یہ سوچ کر وہ اپنا گھر اور اپنی فیکٹری تک رہن (Mortgage) رکھوا کر سُودی قرض لے لیتا ہے۔ مگر اسے اندازہ نہیں ہوتا کہ سُودی قرض اپنے ساتھ کیا کیا خرابیاں لے کر آتا ہے۔ قرض کی رقم آتے ہی نئی اور بڑی گاڑی کا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ اب تو میں کروڑ پتی ہوگیا ہوں۔ چھوٹی گاڑی کیوں رکھوں؟ بیوی اور بچوں کے لئے بڑا اور فرنشڈ گھر لے لیا جاتا ہے۔ سیر سپاٹے اور فضول اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ ان سب چیزوں کے باوجود زندگی سے سکون ختم ہوجاتا ہے۔ سُودی قرض کی نحوست اپنا رنگ دکھانے لگتی ہے۔ گھر میں بیماریاں ڈیرہ ڈال لیتی ہیں۔ اولاد نافرمانی اور بیوی بداخلاقی پر اُتر آتی ہے۔ جس گھر میں خوشیاں لانے کے لئے سُودی قرض لیا تھا وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ پھر یکا یک پتا چلتا ہے کہ کاروبار میں خسارہ ہورہا ہے۔ اپنے ملازم ہی بوجھ بن جاتے ہیں۔ ایک ایک روپے اور ایک ایک پیسے پر لڑائی جھگڑا اور ادائیگیوں میں تاخیر ہونے لگتی ہے۔ بینک کی طرف سے قرض کی واپسی اور سُود کی ادائیگی کا مطالبہ بھی شروع ہوجاتا ہے۔ سب سے پہلے گاڑیاں بکتی ہیں، پھر گھر، پھر فیکٹری اور چند

دنوں میں سیٹھ صاحب عبرت کا نمونہ بن جاتے ہیں۔ ارب پتی تاجر مفلس بن جاتا ہے۔ پھر ساری زندگی سُود ادا کرتے کرتے گزر جاتی ہے۔ دنیا بھی برباد ہوتی ہے اور آخرت بھی، نہ دولت ملی اور نہ ہی خدا ملا۔

سُودی قرض لینا تو خود کو پھانسی کی سُولی پر چڑھانا ہے۔ کاروباری نقصان تو ہے ہی خدا بھی ناراض ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایک تاجر گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا۔ مگر کیا کیجیے! اس کے باوجود اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تاجروں کی ایک کثیر تعداد سُودی قرضے لیتی ہے اور اِسی سے کاروبار کرتی ہے۔ مارکیٹ میں سُودی قرض سے تباہ ہونے والے تاجروں کی تعداد ایک یا دو نہیں بلکہ بے شمار ہیں۔ اس کے باوجود بھی تاجر حضرات سُودی قرض لیتے رہتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب بھی دینا ہے۔

سُودی معاملات اور عدل کے تقاضے

ہر قسم کے کاروبار میں سرمایہ کاری کی جاتی ہے اور ہر کاروبار میں نقصان کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ عدل و انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تجارت میں سرمایہ کاری کرنے والے کو اس کا پھل ملے اور محنت کرنے والے کو اس کی محنت کا پورا صلہ ملے، لیکن سُود پر سرمایہ کاری کرنے والا ہمیشہ اضافی رقم کا حقدار رہتا ہے اور سُودی قرض لے کر کاروبار کرنے والا نقصان کا تنہا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر کاروبار میں کسی درجہ میں بھی نقصان ہو جائے تو سُود پر سرمایہ فراہم کرنے والا اس فکر و غم

فہرست پر جائیے

سے آزاد اور اپنا سُود ی نفع ہر حالت حاصل کرنے کا حقدار قرار پاتا ہے۔ یہ بات عدل وانصاف کے خلاف ہے جس کو ہر صاحب عقل محسوس کر لیتا ہے۔

دُوسرے کی کمائی پر اجارہ داری

سُود خور براہ راست کسی کاروبار میں اپنی رقم نہیں لگاتا لیکن اگر Project Financing وغیرہ کے حوالہ سے دیکھا جائے تو وہ کاروبار میں صرف سرمایہ لگا کر بغیر کسی کوشش کے دُوسروں کی محنت ومشقت کی کمائی کے ایک بڑے حصّے میں شریک ہوجاتا ہے۔ اُس کا سرمایہ محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑھتا بھی رہتا ہے جب کہ مقروض کا اپنی محنت پر ملنے والا نفع بھی بعض اوقات طویل مدّت (Long Term Period) کی وجہ سے سُود (Interest) کی ادائیگی کی نظر ہوجاتا ہے۔

خودغرضی ومفاد پرستی

سُود خور کو ایک مُقررہ شَرح پر سُود (Interest) ملتا رہتا ہے اِس وجہ سے اُسے کسی کاروبار کی ترقی یا مَندی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ وہ انتہائی خُودغرضی (Selfishness) سے صرف اپنے سرمائے اور سُود پر نظر رکھتا ہے۔ اگر اُسے کبھی کسادبازاری (Market Decline) کا اندیشہ ہوتا ہے تو فوراً اپنا سرمایہ کھینچ لیتا ہے اس سے قلت سرمایہ (Scarcity of Capital) پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیداواری عمل (Production Process) پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سُود خور کو مُلکی وقومی مفاد پر بھی ذاتی مفاد عزیز ہوتا ہے۔

فہرست پر جائیے

مہنگائی میں اضافہ کا سبب سُود

اشیاء (Product) کی قیمت کا تعین کرتے وقت دیگر اخراجات کے ساتھ سُود کی ادائیگی کو بھی اشیاء کی قیمت میں شامل کرلیا جاتا ہے۔جس سے اشیاء کی مجموعی قیمت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔اگر اشیاء کی تیاری کے لئے خام مال (Raw Material) فراہم کرنے والے، اشیاء تیار کرنے والے (Manufacturer)، مارکیٹ میں سپلائی کرنے والے (Supplier) اور اشیاء کو فروخت کرنے والے (Seller)، سب ہی سُودی قرضوں پر اپنے اپنے کام کررہے ہوں تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہر سطح پر سُود کی وجہ سے اشیاء کی قیمت (Product Cost) میں کس قدر اضافہ ہوگا۔

سُودی قرض سے نکلنے کا آسان طریقہ

وہ تاجر حضرات جنھوں نے اپنے کاروباری ضروریات کے لئے روائتی بینک سے Bill Discounting،Running Finance ،Over Draft اور دوسری Financing Facilities حاصل کررکھی ہیں اور وہ اپنی یہ تمام Liabilities کو اسلامی بینکاری سے تبدیل کرنا چاہتے ہیں ۔اُن کے لئے اسلامی بینکاری میں شریعہ بورڈ کی طرف سے ایک خاص Facility موجود ہے جو موجودہ دور میں ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ Facility اُن کاروباری حضرات کو دی جاتی ہے جو کسی اور Benefits کے لئے نہیں بلکہ خالصتاً اپنے کاروبار کو روایتی

بینکنگ سسٹم سے Swap کر کے اسلامی بینکنگ کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ اسلامی بینکPay Back Systemکے تحت آپ سےAgreement کر کے آپ کی سودیLiabilities ختم کرادیتا ہے۔ یہ سہولت شریعہ بورڈ کی ہدایت کے مطابق صرف ایک دفعہ(One time) کے لئے دی جاتی ہے۔

اس منفردFacility سے فائدہ اُٹھانے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

1) اپنے کاروبار کی مکمل تفصیل کے ساتھ Swaping Case کے لئے ایک درخواست دیں۔ اس کے ساتھ Market Growth اور مستقبل کی پلاننگ دیں۔

2) موجودہ اور پچھلے سالوں کی Profit & Loss اورBalance Sheet دیں۔

3) بتائیں کہ کس بینک سے کس طرح کیFinancing Facilities لی ہوئی ہیں۔

4) اُن بینکوں کے پاس کون سے Collateral دیے ہوئے ہیں۔ اُن کی مارکیٹValue کیا ہے؟

5) جو بھیProperties بینک کے پاس ہیں اُنکےValuation Certificate دیں۔

6) اسلامی بینک آپکے اثاثہ جات کو مدنظر رکھتے ہوئے سُودی بینکوں سے لیے گئے قرضوں کو ادا کر کے متفرق طریقوں سے ازسرِ نو سرمایہ کاری کرتا ہے اور آپکی Collateral کوMortgage کر لیتا ہے۔

Swaping کا پورا ایک الگ کیس بنتا ہے اور جس کو صرف شریعہ ایڈوائزر ہی فائنل کرتا ہے۔

بینک انٹرسٹ رِبا ہے یا نہیں؟

بینک انٹرسٹ سُود ہے یا نہیں اس کے بارے میں دنیائے اسلام میں

ایک بحث کا آغاز 1855ء یا 1856ء میں شروع ہوا اور کم و بیش سو سال یہ بحث جاری رہی۔ بہت سے حضرات جو سُودی نظام سے وابستہ تھے یا مغربی تصورات سے متاثر تھے، جن کو مغرب کی مادی ترقیات کی چکا چوند میں وہاں کی کمزوریاں یا خرابیاں محسوس نہیں ہوتی تھیں۔ وہ بینک انٹرسٹ کو سُود (رِبا) ماننے میں ایک طویل عرصے تک سوچ بچار کرتے رہے، بعض ایسے حضرات کا تعلق برصغیر سے تھا اور بعض کا دنیائے عرب سے اور بعض دوسرے بھی تھے۔ ان سب کو یہ شبہ رہا کہ بینک انٹرسٹ کو سُود نہیں سمجھنا چاہیے یہ سُود نہیں ہے، لیکن دنیائے اسلام کی غالب ترین اکثریت اور اہل علم کی بہت بڑی تعداد اس بات میں اپنا ذہن ہمیشہ سے واضح رکھتی چلی آ رہی ہے کہ بینک انٹرسٹ سُود (رِبا) ہے اور شریعت کی رُو سے حرام ہے۔

دنیائے اسلام کے اجتماعی فتویٰ دینے والے ادارے اس پر متفق ہیں کہ بینک انٹرسٹ سُود (رِبا) ہے۔ 1965ء میں جامع ازہر کے مجمع البحوث اسلامیہ نے بینک انٹرسٹ کے سُود (رِبا) ہونے کے بارے میں واضح اور دوٹوک رائے دی تھی۔ اس اجتماع میں 75 شرکاء نے جو پوری دنیائے اسلام کے جید ترین اہل علم پر مشتمل تھے اتفاق رائے سے یہ قرار دیا تھا کہ بینک انٹرسٹ سُود (رِبا) ہے اور حرام ہے۔ اس کے علاوہ مکہ المکرّمہ اور جدہ کی اسلامک فقہ کونسلوں اور کئی ممالک کے شریعہ بورڈوں کے فیصلہ کے مطابق اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ بینک انٹرسٹ رِبا ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

فہرست پر جائیے

داستانِ عبرت اور لمحۂ فکریہ

(عزتِ نفس مجروح ہونے سے بچانے کے لئے قصداً نام تحریر نہیں کیا گیا)

2001ء میں ساہیوال (پنجاب) کے نزدیک میری ایک گھی بنانے کی فیکٹری تھی، زندگی پرسکون تھی، کوئی قرض نہ تھا، اللہ نے بیٹے عطا کئے، ان کو اعلیٰ تعلیم دلائی سب ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے کہ ایک دن بڑے بیٹے نے بتایا کہ ہماری فیکٹری کے بالکل برابر والی زرعی زمین برائے فروخت ہے اس کو خرید لیں ہمارے لیے بہت اچھی رہے گی آگے سب بھائی مل کر اِسی میں کام کریں گے۔ میں نے کہا میرے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے، بیٹا ضد کرنے لگا حالانکہ وہ مجھ سے محبت اور میری رائے کا بے حد احترام کرتا تھا۔ اصرار کرنے لگا کہ ساری دنیا قرض لے کر کاروبار کرتی ہے، ہم بھی لے لیں گے تو کیا بُرائی ہوگی، کام بڑا ہو جائے گا قرض ادا کرنا مشکل نہ ہوگا۔ میں نے کہا اتنی جلدی کیا ہے، ہم کچھ بچت کر لیتے ہیں اور کچھ انتظام کر لیتے ہیں لیکن بیٹے نے ضد کی کہ دیر نہ کریں کوئی اور خرید لے گا اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ پھر اسی نے رائے دی کہ موجودہ فیکٹری رہن رکھوا کر بینک سے قرض (Loan) لے لیا جائے ساتھ ہی اُس نے سارے کام کی نگرانی کا ذمہ بھی لیا۔ میں پڑھا لکھا نہ ہونے کی وجہ سے خاموش ہو گیا۔ آخر کار بینک کے قرض سے برابر والی زمین خرید لی گئی۔ اب اس زمین پر فیکٹری کی تعمیر کا مرحلہ تھا، تعمیر کا کام اپنے سپلائرز کی ادائیگیوں کو روک کر اُن کی رقم سے ہونے لگا۔ کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ مارکیٹ کی ادائیگیوں میں دیر ہونے لگی تو مال اُدھار ملنا بند ہو گیا اور پیمنٹ کے تقاضے بڑھنے لگے، مسائل بڑھ گئے تو بینک کا صرف سُود ہی ادا کیا جاتا رہا۔ 2007ء تک یہ معاملات کو کسی نہ کسی طرح چلتے رہے۔ قلبی

فہرست پر جائیے

راحت جو پہلے تھی اس کا کہیں پتا نہ تھا، نحوست نے ڈیرہ ڈال دیا۔ میں بڑے بیٹے سے بار بار قرضوں کی ادائیگی کا ذکر کرنے لگا۔ ایک دن بیٹے نے سخت لہجہ میں جواب دیا کہ ''آپ کو کیا پتا حالات کیسے ہیں'' اس کے اس اندازِ گفتگو سے میں دل پکڑ کر بیٹھ گیا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ میرا بیٹا اِس لہجے میں مجھ سے گفتگو کرسکتا ہے۔ اب میں عملاً فیکٹری سے کنارہ کش ہوں۔ یہ حقیقت میرے سامنے واضح ہوگئی ہے کہ اللہ سُود کے لین دین کے کاروبار میں برکت نہیں بلکہ رکاوٹ ڈالتا ہے۔ بظاہر خوشحالی دھوکہ ہوتی ہے۔ اب اس کاروبار کو دوبارہ اسلامی احکام کے مطابق ڈھالنا میرے اختیار میں نہیں، بینک سے سُودی قرض لے کر میں نے بڑی غلطی کی، آج میں اس پر پچھتا رہا ہوں۔

کریڈٹ کارڈ سے بربادی کی داستان

روزمرّہ زندگی میں سُودی کریڈیٹ کارڈ کے ذریعہ برباد لوگوں کے کتنے واقعات دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں۔ 27 جنوری 2008ء کے نوائے وقت راولپنڈی کے سنڈے ایڈیشن میں ایک فیچر بعنوان ''کریڈٹ کارڈز نے کروڑ پتی کو بھکاری بنا دیا'' شائع ہوا جس کا خلاصہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ٹیلی ویژن کا ہر دل عزیز پیش کار صحافی ایڈ مچل اپنے بارے میں کہتا ہے: ''ہماری زندگی بڑے مزے اور بے فکری میں گزر رہی تھی۔ میں نے تقریباً پوری دنیا کا سفر کیا ہے۔'' وہ اور اُس کا کنبہ نہایت خوش حال زندگی گزار رہے تھے۔ اور ان کے ہود کے علاقے میں واقع گھر کی مالیت پانچ لاکھ پونڈ تھی۔ مچل اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ: ''اس کی بربادی میں شراب نوشی کا بھی عمل دخل تھا،

فہرست پر جائیے

لیکن بنیادی وجہ کریڈٹ کارڈز پر آسانی سے قرضہ حاصل کرنے کی سہولت تھی۔'' نوکری سے جواب ملنے کے بعد اُس کا تمام تر انحصار کریڈٹ کارڈوں پر ہی تھا جس کی وجہ سے اس کی ہر چیز قرضے میں ڈوب گئی۔

وہ کہتا ہے ''میرے اوپر ایک ایسا وقت آ گیا کہ میرے پاس 25 کریڈٹ کارڈز تھے۔ میرے ماضی کے حالات اور آمدنی کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے نئے کریڈٹ کارڈز حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی تھی اور میں ایک کارڈ کا قرضہ دوسرے کارڈ سے ادا کرنے کا عادی ہو چکا تھا۔ جب بینک میں میری تنخواہ کا چیک جانا بند ہو گیا تو تمام قرض خواہوں نے ایک دَم میرے گھر پر یلغار کر دی۔ سولہ ہزار پونڈ کا قرضہ صرف ایک کارڈ پر تھا۔ ہالیفکس اور بر کلے بینکوں کے کارڈوں پر تیس ہزار پونڈ واجب الادا تھے۔ ایک کمپنی نے مجھے نوٹس بھیجا کہ میں ان کے قرضے میں سے صرف دو ہزار پونڈ سُود کے ادا کر دوں، لیکن میرے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی، دو ہزار کہاں سے ادا کرتا۔ مالی پریشانیوں کے نتیجے میں گھر میں تناؤ اور بیوی سے لڑائی جھگڑا رہنے لگا۔ آخر دو سال قبل 25 سالہ ازدواجی زندگی طلاق پر ختم ہو گئی۔ جب ہماری علیحدگی ہوئی تو تمام قرضہ بمعہ سُود میرے ہی نام پر تھا۔ نتیجتاً مجھے اپنا مکان فروخت کرنا پڑا۔ (سابقہ) بیوی نے اپنے بیٹے کے ساتھ ایک فلیٹ میں رہائش اختیار کر لی اور مجھے پہلی رات قریبی پارک کے بنچ پر سو کر گزارنا پڑی۔''

ایڈ مچل نے اَگلا ایک سال مختلف دوستوں کے گھروں میں صوفوں پر سوتے ہوئے گزارا لیکن وہ دوستوں پر ہمیشہ بوجھ نہیں بننا چاہتا تھا، گزشتہ نو ماہ سے وہ انتہائی تلخ زندگی گزار رہا ہے۔ اس کا ''نیا گھر'' پارک کا بینچ ہے۔ اُس کے

دن کا بڑا حصہ کام کی تلاش یا لائبریری کے چکر لگانے میں گزرتا ہے۔

مچل آخر میں کہتا ہے: ''اب تک کا عام تاثر یہ رہا ہے کہ بے گھر افراد پیشہ ور بھکاری، کام چور اور ہڈ حرام لوگ ہوتے ہیں لیکن اب یہ تاثر درست نہیں رہا۔ اکیسویں صدی میں بے گھر افراد کی اکثریت میرے جیسے سفید پوش لوگوں پر مشتمل ہوگی کیونکہ بینک اور سُودی قرض دینے والے دوسرے ادارے جس طرح آسان شرائط پر لوگوں کو کریڈٹ کارڈوں کے جال میں پھانسنے کی مہم چلا رہے ہیں اس سے یقیناً میرے جیسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ میں لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو اِس جال میں پھنسنے سے پہلے انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ میرے حشر کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔''

آپ سوچتے ہوں گے کہ ہر وقت اونچائی پر اڑنے والا ایک شخص اچانک پارک کے ننگے اور ٹھنڈے بنچ پر کیسے آن گرا؟ لیکن آپ یقین کریں یہ بینچ سُودی قرضوں کے چکر میں پھنس کر خدانخواستہ ہم میں سے کسی کا بھی مقدر بن سکتا ہے۔

سُودی قرض کا فتنہ

(متعلقہ فرد نے نام صیغہ راز میں رکھنے کی شرط پر آپ بیتی شائع کرنے کی اجازت دی)

میں شہر کراچی میں رہتا ہوں میرے بچپن کے دو دوست تھے، سب تعلیم یافتہ اور متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ہم تینوں دوست ایک دوسرے پر اعتماد کرتے تھے اس لئے ہم نے مشترکہ کاروبار کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہمارے پاس جو اپنا اپنا سرمایہ تھا اُس سرمائے سے بڑا کاروبار کرنے کی خواہش پوری نہیں ہوسکتی تھی اس لئے اپنے اپنے گھروں کو بینک میں گروی (Mortgage) رکھوا کر بڑا قرضہ (Loan) حاصل کیا۔ اپنے سرمائے اور بینک کے قرض سے کورنگی انڈسٹریل ایریا

فہرست پر جائیے

میں ایک بڑی گارمنٹ فیکٹری لگائی۔ آپس میں ذمہ داریوں کی ترتیب کچھ اس طرح طے پائی کہ میری ذمہ داری فیکٹری سنبھالنا تھی، دوسرا دوست مال بنانے کے آڈر لانے پر معمور ہوا، اور تیسرا دیگر کاموں کا ذمہ دار قرار پایا۔ ہر دوست اپنے اپنے مقام پر دن رات محنت کرنے لگا۔ سب خوش تھے اور ترقی بھی نظر آنے لگی تھی۔ بیرونی دورے شروع ہوگئے اور اہلِ خانہ کے ساتھ تفریحی دورے بھی ہونے لگے، گھریلو اخراجات میں غیر محسوس اضافہ ہوتا چلا گیا۔ سُودی قرضے کے پہیوں سے چلنے والی گاڑی پانچ سال ہی چلی تھی کہ مقامی دھاگے اور بجلی کے ریٹ میں نمایاں اضافہ ہونے لگا۔ ہمارے مال کی لاگت زیادہ آنے لگی جب کہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں Competition کی وجہ سے ریٹ نہیں بڑھے۔ اب ہاتھ تنگ ہونے لگا، بینک کو سُود کی ادائیگی میں تعطل آنے کی وجہ سے سُود کی رقم میں اضافہ ہوتا گیا۔ فیکٹری اخراجات، ورکرز کی تنخواہیں، گھروں کے اخراجات اور خام مال کی خریداری مشکل ہوگئی۔ اخراجات کیسے پورے کرتے، سُود کیسے ادا کرتے آخر کار مجبوراً بتدریج فیکٹری بند کرنی پڑی۔ ایک بڑی رقم دے کر تمام ملازمین کو فارغ کیا۔ نادہندگی کی ذِلت سے بچنے کے لئے فیکٹری اور اس کی تمام مشینری فروخت کر کے بینک کا اور مارکیٹ کا قرضہ ادا کیا۔ دوستوں میں آپس جو محبتیں تھیں وہاں بدگمانی نے جگہ لے لی۔ سب ایک دوسرے کو قصوروار سمجھنے لگے۔ وقت کا پہیہ چلتا رہا، بچی ہوئی رقم سے میرے حصّے میں جو کچھ آیا اُس سے میں نے کرایہ کی جگہ لے کر ایک چھوٹا اسٹیچنگ کا یونٹ لگا لیا۔ اب میں دوسری فیکٹریوں کا کام CMT پر تیار کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ یہ ساری تباہی سُودی قرض کے شیطانی عمل کا نتیجہ ہے۔ بڑی فیکٹری لگانے سے پہلے زندگی پُرسکون تھی اور اب اس چھوٹے سے کاروبار میں زندگی پُرسکون ہے۔

فہرست پر جائیے

صدقہ جاریہ یا عذابِ جاریہ

ہم اپنی اولاد کو کیا کھلا رہے ہیں؟ ہم خود کیا کھا رہے ہیں؟ اپنے زیرِ کفالت افراد پر کیا خرچ کر رہے ہیں؟ کیا اِن افراد کا سُکھ چین، آسائشیں اور دنیاوی مقام و مرتبہ (Status) ہماری آخرت کے لئے خطرہ تو نہیں بن رہا؟ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان اور آخرت کے دن جوابدہی کا خوف ذرّہ برابر بھی موجود ہوگا تو ضرور اس بات پر غور کیا جائے گا کہ یہ جو راحتیں ہم نے اپنے لئے اور اپنے زیرِ کفالت افراد کے لئے حاصل کی ہیں کیا آخرت کی راحتیں بن سکتی ہیں؟ اگر ابھی غور و فکر کرلیا تو آخرت کے نقصان سے بچنے کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں، کیونکہ ابھی زندگی باقی ہے کچھ کر گزرنے اور فیصلہ کرنے کی طاقت موجود ہے۔

رہے وہ لوگ جو آخرت سے بے نیاز اور اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہیں تو ان کے پاس آج اصلاح کا موقع ہے۔ لیکن جب موت کا فرشتہ یا عذاب سامنے آجائے گا تو اُس وقت سمجھنے، فیصلہ کرنے اور عمل کرنے کا وقت گزر چکا ہوگا اور کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اور ہماری آئندہ نسل کو سُود اور حرام کی تمام قسموں سے محفوظ رکھے۔ رزقِ حلال کمانے، کھانے اور زیرِ کفالت افراد کو حلال کھلانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ جب ہماری موت آئے تو ہمیں اطمینان ہو کہ اپنی نسل کو صحیح راستے پر چھوڑ کر جا رہے ہیں وہ ہمارے لئے صدقہ جاریہ ہوگی نہ کہ عذابِ جاریہ۔ آمین یارب العالمین۔

فہرست پر جائیے

حصّہ دوم

اسلامی بینکاری

Isamic Banking

فہرست پر جائیے

یارانِ نکتہ داں کے لئے

ایک مشہور آرٹسٹ جس کو اپنے فن پر بہت اعتماد تھا۔ اُس نے ایک خوبصورت تصویر بنا کر چوک میں لگا دی اور نیچے یہ اعلان لکھ دیا کہ

"جو شخص اِس میں کوئی خرابی پائے، وہ اس کی نشاندہی کر دے"

شام کو جب تصویر کے پاس پہنچا تو اس پر سوائے نشانوں کے کچھ نہ ملا۔ وہ حیرت زدہ رہ گیا، لیکن جلد ہی اس کو ایک ترکیب سوجھی۔ اگلے روز پھر بالکل وہی تصویر بنا کر اُسی جگہ لگا دی لیکن آج کا اعلان یہ لکھا کہ

"جو شخص اس میں کوئی خرابی پائے، ازراہ کرم وہ اس کی اصلاح کر دے"

شام کو تصویر صحیح سالم ملی!!!

❖ جن علمائے کرام اور ماہرین معیشت نے شبانہ روز انتھک محنت کر کے موجودہ بینکنگ کے نظام کو سمجھا، تحقیق اور غور وفکر کے بعد اسلامی بینکنگ کی شکل میں قابل عمل جائز متبادل پیش کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کام کی قدردانی کرتے ہوئے اُن کا دست و بازو بن کر اس نظام کی خامیوں کے ازالے کی کوشش کی جاتی لیکن ......شاید ابھی تک ایسا نہیں ہوسکا......تصویر کی طرح اس پر نشانات لگانے کے بجائے خلوصِ نیت کے ساتھ اصلاح کی ضرورت ہے۔ ❖

فہرست پر جائیے

بینک کی اہمیت

تجارتی لین دین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسا ادارہ موجود ہو جو اس پورے عمل میں رابطے (Intermediation) کا فریضہ انجام دے، رابطے کا یہ فریضہ بڑی حد تک بینک انجام دیتے ہیں اور بینکوں کے ذریعے یہ کام بہت آسانی سے ہوجاتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کے معاشی نظام میں بینکوں کی اہمیت روزافزاں ہے۔ بینکوں ہی کے ذریعے تجارتی، صنعتی اور پیداواری سرگرمیاں فروغ پا رہی ہیں۔ بین الاقوامی تجارت کو بھی بڑے بڑے بینک کنٹرول کررہے ہیں۔ سرمایہ کار اور کاروبار کرنے والوں کے درمیان رابطے کا سب سے مؤثر اور آسان ذریعہ بینکاری نظام ہی ہے۔ عالمی سطح پر جو تجارتی سرگرمیاں مثلاً درآمد اور برآمد (Import & Export) کا نظام بھی بینکوں ہی کے ذریعے چل رہا ہے۔ پھر جن لوگوں کا درآمد و برآمد کا کاروبار ہوتا ہے ان کے لئے ہر ملک کے ٹیکسوں کا نظام جاننا ان کے بس کی بات نہیں ہوتی جب کہ بینکوں کے پاس یہ مہارتیں پہلے سے دستیاب ہوتی ہیں۔ بیرون ملک رقوم کی ادائیگی اور بیرون ملک سے رقوم کی ترسیل آج کل بین الاقوامی تجارت کا ایک بہت اہم حصہ ہے۔ بینکوں کے ذریعے یہ منتقلی اور ادائیگی کی سہولت بہت آسان ہوگئی ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ موجودہ معاشی نظام جس انداز سے کام کررہا ہے اس میں بینکوں کا کردار نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

فہرست پر جائیے

بینک کی عمومی سرگرمیاں

بینکوں کی سرگرمیاں(Activitics) بے شمار ہیں جن میں سے چند ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

1) سرمایہ کی حفاظت :۔

ہر شخص اپنی بچت اور ضرورت سے زائد رقم بینکوں میں رکھنا چاہتا ہے۔ بینکوں میں رقوم رکھنے کا سب سے بڑا اور بنیادی مقصد حفاظت ہوتا ہے۔ گھروں میں، دوکانوں میں، دفتروں میں نقد رقم کی حفاظت نسبتاً مشکل کام ہے۔ لیکن بینکوں کے پاس جمع کرانے سے یہ رقم محفوظ ہوجاتی ہے۔ اسی طرح بینکوں کے پاس آہنی صندوق (Locker) کی سہولت بھی ہوتی ہے، ان آہنی صندوقوں کو کرایہ پر لے کر اپنی قیمتی دستاویزات، زیورات اور دیگر قیمتی اشیاء حفاظت سے رکھی جاسکتی ہیں۔

2) ترسیل زر:۔

مقامی اور بین الاقوامی تجارت کے لئے بینک ترسیل زر کا سب سے اہم اور سب سے مؤثر وسیلہ ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ زر کی ترسیل (Transfer of Funds) تجارتی اور مالیاتی معاملات کا سب سے اہم مرحلہ ہوتا ہے۔ زر کی ترسیل کوئی فرد یا ادارہ اپنے طور پر اتنی حفاظت اور تیزی کے ساتھ نہیں کرسکتا جتنا بینک کرسکتا ہے۔ چنانچہ آج کاروباری دنیا میں جس وسیع پیمانے (Large Scale) پر یہ معاملات ہورہے ہیں اس میں زر کی ترسیل (Transfer of

فہرست پر جائیے

Funds) کا واحد ذریعہ بینک ہے۔

3) کاروبار میں فریقین کے درمیان اعتماد:۔

خریدار (Buyer) ایک ملک میں ہے اور فروخت کرنے والا (Seller) دوسرے میں۔ ان دونوں کو درآمد و برآمد (Import & Export) کا معاملہ کرنے کے لئے ایک دوسرے پر اعتماد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اعتماد بینک فراہم کرتا ہے۔ نیز بینک ان دونوں کے درمیان کاغذات کے تبادلے کا کام بھی انجام دیتا ہے۔ یہ اعتماد بین الاقوامی معاملات (International Transaction) کے لئے لازمی ہے۔ آج کل کاروبار کے پھیلاؤ اور مختلف کاروباری خطرات کے پیش نظر ایک ہی ملک میں یا ایک ہی شہر میں بھی بینک کے توسط کے بغیر کوئی چھوٹا یا بڑا مالیاتی معاہدہ (Financial Agreement) نہیں ہو پاتا۔

4) سرمایہ کاری میں واسطہ:۔

سرمایہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کاروباری سرگرمیوں (Business Activities) میں شامل ہو، چونکہ کاروباری سرگرمیوں کے لئے سرمائے (Investment) کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے بجائے اس کے کہ سرمایہ بے مصرف پڑا رہے اس کو کاروبار میں لگنا مفید اور شرعاً قابل تعریف ہے۔ یہ قرآن کریم کا حکم بھی ہے کہ سرمایہ گردش میں رہے۔ یہ کام بینک ہی کرسکتا ہے کہ ہزاروں افراد کی بچتوں (Savings) کو مختلف کاروبار Business میں لگانے کا

فہرست پر جائیے

انتظام کرے۔

5) قرضوں اور مالیات کی فراہمی:۔

بینکوں کی سرگرمیوں میں سب سے اہم فریضہ قرضوں کی فراہمی ہوتا ہے۔ بینک جو قرضے (Loan) جاری کرتا ہے ان میں قلیل المیعاد قرضے، طویل المیعاد قرضے، پیداواری قرضے اور ذاتی اخراجات وغیرہ کے لئے قرضے شامل ہیں۔ بینک ان تمام قرضوں پر سُود (Interest) وصول کرتا ہے۔ بینکوں کے قلیل المیعاد قرضے عموماً ایک ہفتے سے سولہ ہفتے تک کی مختصر مدت کے لئے ہوتے ہیں۔ طویل المیعاد اور پیداواری قرضے وہ ہوتے ہیں جو عموماً صنعتیں لگانے کے لئے یا ترقیاتی کاموں کے لئے یا بڑی تجارتوں کے لئے دیے جاتے ہیں۔ ذاتی قرضے وہ ہوتے ہیں جو انفرادی یا ذاتی ضروریات کے لئے دیے جاتے ہیں۔ بینکوں کے روزمرہ کے معاملات کا بیشتر حصّہ ان ہی قرضوں کے انتظامات اور لین دین میں صرف ہوتا ہے۔

اسلامی بینکنگ کی ضرورت

آج کے معاشرے میں بینک ایک اہم انسانی ضرورت بن چکا ہے جس سے فرار ممکن نہیں ہے۔ بینک مالیاتی نظام کے جملہ اُمور کی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے۔ اس کے تمام کام انتہائی مفید، ضروری اور ملک وملت کی معاشی اور مادّی ترقی کے لئے ناگزیر ہیں۔ لیکن بینکاری نظام میں سب سے بڑی قباحت سُود (Interest) کا ملوث ہونا ہے۔ چونکہ سُود حرام اور ناجائز ہے اس لیے ضرورت

فہرست پر جائیے

اس بات کی ہے کہ تحقیق اور مطالعہ کر کے سُودی بینکاری نظام کا متبادل تلاش کیا جائے۔اسی لیے جدید اہل علم نے اسلامی بینکوں کے قیام کو شرعاً فرض کفایہ قرار دیا ہے۔ اگر موجودہ روایتی بینکوں کے نظام سے سُود اور چند دوسری خرابیوں کی اصلاح کر دی جائے تو یہ ہی اسلامی بینک بن سکتے ہیں اور اُمتِ مسلمہ حرام سے بچ کر اپنے جائز مقاصد کو اسلامی بینکاری (Islamic Banking) سسٹم سے پورا کر سکتی ہے۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ روایتی بینکنگ سسٹم کی خرابیوں کا احساس کرتے ہوئے علمائے کرام نے شبانہ روز انتھک محنت کر کے موجودہ بینکنگ کے نظام کو سمجھا، تحقیق اور غور وفکر کے بعد اسلامی بینکنگ کا قابل عمل جائز متبادل پیش کیا جس کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ اسلامی بینکنگ سسٹم اسلام کے مثالی ہدف اور منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے 1936ء تا 1960ء تک اسلامی معاشیات کے موضوع پر کئی مضامین لکھے جو بعد ازاں مسئلہ سُود کے عنوان سے کتابی شکل میں شائع ہوئے۔ بینک کے ادارے کی ضرورت و اہمیت اور اسے سُود سے پاک کرنے کے امکانات کے حوالے سے مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کے خیالات ہر اس فرد کے لئے دلچسپی کے حامل ہیں جو عملی طور پر کچھ کرنا چاہتا ہو۔

اسلامی بینک سے مُراد

اسلامی بینک سے مُراد وہ ادارہ ہے جو دورِ جدید کے جائز مالی معاملات کو حدودِ شریعت کے اندر رہتے ہوئے انجام دیتا ہو۔ حلال وحرام کے قواعد کا پابند

فہرست پر جائیے

ہو۔ ناجائز اور حرام تجارت سے اجتناب کرتا ہو۔ ہماری بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے ایک سابق استاد اور عرب دنیا کے صفِ اول کے ماہر معاشیات ڈاکٹر عبدالرحمٰن یسری نے ایک تحریر میں اسلامک بینک کی تعریف یہ کی ہے کہ اسلامی بینک سے مُراد بینکاری کا وہ ادارہ ہے جو اپنے تمام معاملات میں، سرمایہ کاری کی تمام سرگرمیوں میں اور اپنے انتظامی امور میں اسلامی شریعت کے احکام کو لازم کرے۔ شریعت کے مقاصد کی تکمیل کو اپنا ہدف سمجھے اور ایک مسلم معاشرے کی مالی ضروریات کا اہتمام کرے۔

تاریخ اسلام میں بینکاری کا وجود

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل تجارتی سامان پر منافع میں شرکت کے اصول پر سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کاروباری معاملات میں خود حصہ لیا اور بعد کے ادوار میں اُمت میں اس پر عمل ہوتا رہا۔ ایک اسلامی بینک بھی اسی طرح تجارتی سامان کی فراہمی پر منافع میں سے اپنا حصّہ وصول کرتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ وہ بیت المال سے تجارت کے لئے قرضہ لیا کرتے یا مضاربت کی بنیاد پر سرمایہ حاصل کیا کرتے تھے۔ گویا تجارت کے لئے سرمایہ لینے کی سہولت جو آج بینکوں کے ذریعے ہے یہ روایت بیت المال کے ذریعے پہلے بھی موجود رہی ہے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحب زادگان کا واقعہ مشہور ہے جنہوں نے بیت المال کی رقم

فہرست پر جائیے

سے تجارت کی اور مضاربہ کے طور پر نفع کا ایک حصّہ خود رکھا اور ایک حصّہ بیت المال میں جمع کرایا۔ ابن جریر طبری کے مطابق ہند بنت عقبہ نامی ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور تجارت کے لئے 4000 دینار بیت المال سے دینے کی درخواست کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ قرض لینا چاہتی ہو یا مضاربت کی بنیاد پر۔ اُس نے کہا قرض کے طور پر۔ اُس خاتون نے بنوکلب نامی علاقے میں تجارت کی مگر اُسے بہت نقصان ہوا اور رقم ضائع ہوگئی۔ اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قرض معاف کرنے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ عمر کے باپ کا مال نہیں ہے۔ یہ بیت المال سے لیا گیا قرض تھا جو تمہیں ہر حال میں ادا کرنا ہے۔ (اگر مضاربت ہوتی تو نقصان بیت المال برداشت کرتا) اس واقعہ سے ہمیں اسلام کے تجارتی نظام کے اہم اصولوں کا پتہ چلتا ہے۔ (مطبوعہ مصر، جلد 5۔ ص 30-29)۔ اس طرح ہماری اسلامی تاریخ میں کم از کم ابتدائی بارہ سو سال کا زمانہ بلاسُودی معیشت کا دور ہے۔ مسلمانوں نے برصغیر کے مشرقی صوبوں سے لے کر مراکش تک اور سائبیریا کی حدود سے لے کر سوڈان اور زنجبار تک حکومت کی۔ اس پورے علاقے کا نظام چلایا اور یہ سارا نظام غیر سُودی بنیادوں پر کارفرما رہا۔

اسلامی بینک کے قیام پر غور وفکر

اسلامی بینکوں کے قیام پر کم وبیش ساٹھ ستر سال سے غور ہو رہا ہے۔ یہ بات ہمارے لیے خوش نصیبی کی ہے کہ اسلامی بینکاری پر غور کرنے والے اہل علم

میں برصغیر کے اہل علم کا بالعموم اور پاکستان کے اہل علم کا بالخصوص نام اور کام سب سے نمایاں رہا ہے۔ پاکستان میں شیخ احمد ارشاد مرحوم نے پاکستان بننے کے فوراً بعد سب سے پہلے اسلامی بینکاری کا تصور دیا اور اس کے لئے کتابیں لکھیں۔ خود ایک اسلامی بینک قائم کرنے کے لئے کوششیں کیں۔ ڈاکٹر محمد عزیر نے پچاس اور ساٹھ کی دہائیوں میں اِس پر کتابیں لکھیں۔ ڈاکٹر انور اقبال قریشی مرحوم نے اس پر قابل تعریف علمی کام کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے نامور استاد ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی نے بھی اس پر قابل تعریف علمی کام کیا۔ برصغیر سے باہر بھی ڈاکٹر احمد النجار اور ڈاکٹر محمود ابوالسعود کے نام اس معاملے میں بہت نمایاں ہیں۔

جن حضرات نے عملاً اسلامی بینکوں کے قیام کا بیڑا اٹھایا اُن میں سب سے نمایاں نام پرنس محمد الفیصل کا ہے جو شاہ فیصل مرحوم کے صاحبزادے ہیں اور انہوں نے یہ بیڑا اُس وقت اٹھایا جب بہت کم لوگ اِس طرف متوجہ ہو رہے تھے۔

ان تمام علمی کاوشوں اور عملی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلامی بینکاری کا تصور نمایاں طور پر لوگوں کے سامنے آ گیا۔ بڑے پیمانے پر اسلامی بینک قائم ہونے شروع ہو گئے اور آج اسلامی بینکاری (Islamic Banking) ایک حقیقت بن چکی ہے۔ اب یہ محض ایک تصور نہیں ہے کہ اسلامی بینکاری ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے۔ بعض اہل علم کے تحفظات کے باوجود جب کہ اُن کے یہ تحفظات بے بنیاد نہیں ہیں، یہ امر واقعہ ہے کہ اسلامی بینک قائم ہو رہے ہیں اور اسلامی بینکاری کے عمل میں شدت کے ساتھ تیزی آ رہی ہے۔ اسلامی بینکوں کا ایک اتحاد بھی وجود میں آ گیا ہے۔ اس کا نام "الاتحاد الدولی للبنوک

فہرست پر جائیے

الاسلامیۃ ''ہے۔ یہ اتحاد 1977ء میں قائم ہوا تھا۔ اس کے لئے با قاعدہ ایک معاہدہ کیا گیا تھا اور دنیا کے بہت سے اسلامی بینکوں نے مل کر اس معاہدہ کی دستاویز تیار کی تھی۔

اسلامی بینکاری کی تاریخ

عام طور پر جس اسلامی بینک کا تذکرہ اسلامی بینکاری کی تاریخ میں کیا جاتا ہے وہ مصر کے ممتاز ماہر معیشت اور اسلامی اسکالر ڈاکٹر احمد النجار کی کوششوں کا نتیجہ ہے، ان کی کوششوں سے 1961ء میں اس بات کی سرکاری منظوری حاصل ہوئی کہ ایک اسلامی بینک قائم کیا جائے۔ پھر 1963ء میں میت غمر کا اسلامی بینک مصر میں قائم ہوا اور چار سال کے اندر اندر اس کی بہت سی برانچیں پورے ملک کے اندر قائم ہوگئیں۔ اس کے بعد با قاعدہ پہلا اسلامی بینک بھی مصر ہی میں قائم ہوا۔ سن 1971ء میں مصری وزارت خزانہ نے بینک ناصر الاجتماعی کے نام سے ایک بینک قائم کیا۔ یہ ایک سرکاری بینک تھا، جو سرکاری وسائل سے وجود میں آیا تھا۔ اسلامی ترقیاتی بینک 1975ء میں قائم ہوا۔ پھر ایک ایک کر کے اسلامی بینکوں کا قیام شروع ہوا۔ اور سرمایہ کاری کی بہت سی اسلامی کمپنیاں بھی وجود میں آگئیں۔ اسلامی بینکاری کے سلسلے میں 70 کے عشرے میں دبئی، سوڈان، مصر، کویت اور بحرین میں متعدد اسلامی بینک وجود میں آئے۔ ان ممالک میں اِن بینکوں کو بعض مراعات بھی دی گئیں۔ بعض ممالک میں ان بینکوں کو قواعد اور پابندیوں سے مستثنیٰ بھی کیا گیا۔ سوڈان میں بھی 1977ء میں قائم ہونے والے

اسلامی بینک کو بینکاری احکام کے مطابق بعض قوانین سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ 1980ء کے عشرے سے اسلامی بینکاری پر توجہ نسبتاً زیادہ ہوئی اور ہوتے ہوتے یہ کام بڑے پیمانے پر شروع ہوگیا۔ اس کے لئے پاکستان میں بھی کوششیں کی گئی اور 1980ء کی دہائی میں ایک بلاسُودی نظام وجود میں آیا مگر چونکہ اُس میں کوئی حقیقی تبدیلی نہیں کی گئی تھی اس لئے وفاقی شرعی عدالت نے اُسے 1991ء میں سُودی ہونے کی وجہ سے ناجائز قرار دے دیا۔ 1992ء میں پوری دنیائے اسلام میں 55 اسلامک بینک، 34 سرمایہ کاری کی اسلامی کمپنیاں اور تین مالیاتی ہولڈنگ کمپنیاں کام کررہی تھیں۔ گویا 92 ادارے اسلامی بینکاری کے لیے کام کررہے تھے۔ ان میں 56 ادارے مسلم ممالک میں تھے اور 36 ادارے غیر مسلم ممالک میں تھے۔ لیکن یہ بات دُکھ سے کہنی پڑتی ہے کہ جن مسلم ممالک میں 56 ادارے کام کررہے تھے ان میں پاکستان شامل نہیں تھا۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری کے اِس سارے چرچے کے باوجود 1990ء کے آخر تک کوئی باقاعدہ اسلامی بینک قائم نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد اسلامک بینکاری (Islamic Banking) کے اداروں کے قیام میں نسبتاً تیزی آئی ہے۔ پاکستان میں اسٹیٹ بینک کی نگرانی میں ازسرِ نو کام 2002ء میں شروع ہوا جس کے تحت نئے اسلامی بینکوں کے قیام کی اجازت دی گئی۔ نئے اصول کے تحت روایتی بینک (Conventional Bank) بھی حسبِ سابق کام کررہے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ اسلامی بینکوں کو بھی کام کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ 2001ء میں اسٹیٹ بینک کے سابق گورنر ڈاکٹر عشرت حسین نے سنجیدگی اور اخلاص کے ساتھ کوشش کی اور اسلامی بینکاری کا الگ محکمہ اسٹیٹ بینک میں قائم کیا گیا۔ اس

کے بعد پاکستان میں اسلامی بینکاری کو تیزی سے فروغ حاصل ہوتا ہے۔ غیر مسلم ممالک میں جہاں جہاں اسلامی بینکاری (Islamic Banking) شروع ہوئی ہے وہاں بہت سے ممالک تو ایسے ہیں جہاں کا بینکاری نظام اسلامی بینکاری کو اب تسلیم کرنے لگا ہے اور وہاں کے قوانین اور نظام میں اس کی گنجائش پیدا کردی گئی ہے کہ اسلامی بینکاری کے ادارے مزید قائم کیے جائیں۔ مثلاً برطانیہ میں یہ گنجائش قانوناً پیدا کردی گئی ہے۔ لیکن جن ممالک میں اسلامی بینکاری کے تقاضوں کو وہاں کا قانون تسلیم نہیں کرتا وہاں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ مسلمانوں نے ذاتی طور پر مالیات اور تجارت کے اسلامی احکام پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس غرض کے لئے ادارے بنائے گئے جو بہت کامیاب رہے۔ امریکہ اور کینیڈا وغیرہ میں بعض مسلمانوں نے مسلمانوں کی رہائشی ضروریات اور مشکلات کا احساس کرتے ہوئے ایک ادارہ بنایا جو غیر سُودی بنیادوں پر چل رہا ہے۔ بہت سے لوگ اس ادارے سے وابستہ ہوگئے ہیں۔ انہوں نے اسلامی احکام کے مطابق اس میں سرمایہ کاری (Investment) کی اور اپنا ایک مرکز بنانے میں کامیاب ہوگئے۔

بینکوں سے تعلق

یہ ایک حقیقت ہے کہ قوموں کا وجود مضبوط معیشت کا مرہون منت ہوتا ہے اور دُنیا کا موجودہ معاشی و مالیاتی نظام بینکوں کا مرہون منت ہے جس کا پورا سسٹم سُود (Interest) جیسی لعنت پر نہ صرف مبنی ہے بلکہ اِن بینکوں کا بنیادی جُز (Basic Factor) بھی ہے۔ حالانکہ قرآن اور سُنّت نے سُود (Interest) کو

فہرست پر جائیے

قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔اس کے باوجود صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ نہ صرف تجارت اور دیگر معاملات کے لیے بینک کا واسطہ ضروری ہوگیا ہے بلکہ حج جیسے مقدس فریضے کی ادائیگی کی رقم (جو کہ جہاز کے کرایوں یا دیگر اخراجات کی صورت میں ہوتی ہے) بینکوں ہی کے توسط سے وصول کی جاتی ہے۔بینکوں کی اس اہمیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تین پہلو سامنے آتے ہیں۔

1) روایتی بینکوں سے لاتعلق رہا جائے:۔

بینکوں سے تعلق کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ بینکوں سے قطعی لاتعلق رہا جائے کیونکہ موجودہ دور میں تمام روایتی بینکوں کا سسٹم سُودی نظام پر منحصر ہے۔اس لئے ہر شخص سرمائے کو اپنے پاس رکھے اور تاجر مقامی اور عالمی تجارت کے لئے رقم کا لین دین دست بدست (Hand to hand) کرے......کیا ایسا ممکن ہے؟

2) سُودی نظام کا حصّہ بنا جائے:۔

آج کی دنیا میں بینکوں کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر بینکوں سے لاتعلق نہیں رہا جاسکتا، کیونکہ نہ تو کاروبار چل سکتے ہیں نہ سرمائے کو اپنے پاس رکھا جاسکتا ہے۔اس لئے بینکوں سے تعلق کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ سُودی نظام کا ہی حصّہ بنا جائے، باوجود اس کے کہ ان بینکوں کا عنصرِ اعظم سُود (Interest) ہے۔کیا ایمان اس کی اجازت دیتا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سُود کے بارے میں جو وعیدیں سنائی ہیں ان کی ہولناکی اتنی شدید ہے کہ ان کو پڑھنے سے انسان کا دل دہل جاتا ہے۔ایسی سخت وعیدیں زانی اور شرابی کو بھی نہیں سنائی گئیں۔

فہرست پر جائیے

3) سُود سے پاک نظام وضع کیا جائے:۔

بینکوں سے تعلق کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ کیا سُودی بینکاری کے بدلے اسلامی بینکاری کے لئے متبادل طریقوں کی تلاش ضروری ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر کسی اسلامی بینک کا تصور بنیاد ہی سے غلط ہو تو پھر اس کے طریقہ کار کی بات کرنا بالکل فضول ہو جاتی ہے۔ اب جو تنقیدیں سامنے آ رہی ہیں ان میں سُودی بینکاری کے متبادل کے بارے میں مختلف اور متضاد موقف اختیار کیے گئے ہیں۔ ایک موقف تو یہ ہے کہ بینک اور اسلام دو متضاد حقیقتیں ہیں اور یہ کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ کسی جگہ یہ فرمایا گیا ہے کہ جس طرح اسلامی شراب اور اسلامی جوا نہیں ہو سکتا اسی طرح اسلامی بینک بھی نہیں ہو سکتا اور کہیں فرمایا گیا ہے کہ متبادل پیش کرنا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ کسی جگہ یہ فرمایا گیا ہے کہ سُودی بینکاری کے متبادل شراکت ومضاربت ہیں اور کہیں فرمایا گیا ہے کہ موجودہ حالات میں اس پر عمل کرنا ممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے۔

جو چیزیں کسی حقیقی انسانی ضرورت کی بنیاد پر وجود میں نہیں آئیں اُن کا متبادل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، چنانچہ اگر کوئی لاٹری اور سٹے کا متبادل مانگے تو ان کا ہمیں متبادل دینے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ چیزیں انسان کی حقیقی ضرورت نہیں ہیں بلکہ یہ صرف عیاشی کے کام ہیں۔ لیکن جو چیز انسانی ضرورت میں داخل ہو چکی ہو اسے حاصل کرنے کے طریقے غلط اور ناجائز اختیار کر لئے گئے ہوں ان کے متبادل جائز طریقے تلاش کرنا نہایت ضروری ہیں۔ اس اصول کو ذہن میں رکھتے ہوئے اگر موجودہ بینکوں کا جائزہ لیا جائے تو ان کے بہت سے کام انسانی ضرورت بن چکے ہیں۔ آج ہر وہ شخص جس کے پاس بچت کی کوئی رقم ہے وہ اسے بینکوں میں رکھوانے پر تقریباً مجبور ہے۔ بین الاقوامی تجارت میں بینکوں سے کوئی

فہرست پر جائیے

تاجر بے پروا نہیں ہوسکتا۔ رقوم ایک جگہ سے دوسری جگہوں تک بھجوانے کے لئے بینکوں کے سوا کوئی محفوظ راستہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کی بچتیں ایک جگہ جمع کر کے ان کو ملک کی صنعت وتجارت میں استعمال کرنا بذاتِ خود ایک درست مقصد ہے۔ اگر لوگوں کو مُطلقاً منع کیا جائے کہ بینک سے کوئی بھی معاملہ نہ کریں تو دنیا کا کوئی کاروبار نہیں چل سکے گا۔ کاروباری طبقہ تو بینک کو ضروری سمجھتا ہی ہے جب کہ آج کل غیر تجارتی ادارے بھی بینک سے الگ نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا اس کو ضرورت سمجھ کر شریعت میں اسلامی بینکنگ کی جائز صورتوں کی تلاش عوام اور علماء پر فرض ہے کیونکہ جب بینک کے بغیر کاروبار کرنا ممکن نہ ہو اور سُودی اداروں سے معاملات کرنے پر تاجر مجبور ہوں تو اس حرام کو چھڑوانے کے لئے حلال کی تلاش فرض ہو جاتی ہے۔ دُورِ جدید کے علمائے کرام اس کام کو فرض کفایہ قرار دیتے ہیں علماء پر عوام کی رہنمائی فرض ہے اور عوام پر علماء کا اتباع لازم ہے۔

تاجر حضرات کے لئے خوشخبری

سُودی بینکاری کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اپنے تدریجی مراحل میں ہے اور اس میں ابھی بہت بہتری کی گنجائش ہے۔ اس کے باوجود اسلامی بینکاری کا وجود تاجروں کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری بن کر سامنے آیا اور ان کے لئے حرام سے بچ کر حلال کا راستہ روشن ہو گیا ہے۔ اس نظام کو ساری دنیا میں مسلمان تاجروں کی غیر معمولی پذیرائی نے ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا ہے اور وہ سُود (Interest) سے بچ کر متبادل اسلامی بینکاری نظام کی طرف تیزی سے متوجہ ہو رہے ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ تاجر حضرات جن کے اکاؤنٹ

چاہے وہ کرنٹ اکاؤنٹ ہی کیوں نہ ہوں اور ابھی تک سُودی بینکوں میں ہیں وہ اپنے اکاؤنٹ اسلامک بینکوں میں منتقل کرلیں تو انشاءاللہ بہت جلد اس کی برکتوں کو محسوس کریں گے۔ وہ بینک جو الااعلان سُودی لین دین کا کام کر رہے ہیں ان میں کرنٹ اکاؤنٹ رکھنا بھی ایسا ہی ہے جیسے سُودی نظام کی حمایت کرنا ہے۔

توجہ طلب واقعہ برائے ذمہ دارانِ اسلامی بینک اور عوام

فیڈرل بی ایریا میں واقع ایک وسیع دینی درس گاہ کے ذمہ دار نے اسلامی بینک میں اکاؤنٹ نہ کھولنے کا ذاتی تجربہ بیان کیا...... کہتے ہیں اسلامی بینک والوں کے بڑے نخرے ہیں نہ تو وہ بھرپور تعاون کرتے ہیں نہ دوسروں کے وقت کی قدر کرتے ہیں۔ موصوف بقول اُن کے اپنی درس گاہ کے نزدیک واقع اسلامی بینک کی برانچ میں گئے تاکہ اپنے ادارے کا اکاؤنٹ کھول سکیں۔ بینک منیجر نے مختلف نوعیت کے کاغذات لانے کی ہدایت کی وہ صاحب مطلوبہ کاغذات جمع کرکے دوبارہ بینک میں تشریف لے گئے اور کاغذات پیش کئے ان کاغذات کی جانچ پڑتال کے بعد مزید کچھ کاغذات مہیا کرنے کا حکم صادر کیا گیا۔ اس سلسلے میں جب تیسری دفعہ وہ صاحب بینک گئے پھر منیجر صاحب کو کچھ اور کاغذات یاد آ گئے اور ان کا مطالبہ بھی کردیا گیا وہ صاحب زچ ہو گئے کیونکہ ان کے کچھ ضروری کاموں میں تاخیر ہو رہی تھی انہوں نے وہاں سے اٹھ کر سُودی بینک کا رُخ کیا تو ان کے بقول ان کا اکاؤنٹ کھلنے میں کچھ دیر نہ لگی یعنی دس منٹ میں اکاؤنٹ کھل گیا تاحال ان کی دینی درس گاہ کے حسابات کا لین دین سُودی بینک میں ہے موصوف کو جب قائل کرنے کی کوشش کی گئی تو ان کا کہنا یہ تھا کہ اب ہمارا

کام یہی رہ گیا ہے کہ اکاؤنٹ کھولنے کے لئے اسلامی بینک کے چکر لگاتے رہیں۔اس واقعہ میں غلطی دونوں کی محسوس ہوتی ہے۔

ہم اسلامی بینکوں کے ذمہ داران کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ یہ تاثر ختم ہونا چاہیے کہ اسلامی بینکوں کی بے انتہا محتاط پالیسیوں کے باعث بلاسُود بینکاری سسٹم کو عام آدمی کا اختیار کرنا مشکل ہورہا ہے۔اس حوالہ سے مسئلہ کو سمجھنے اور اس میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

پہلی نشست میں ہی تمام مطلوبہ کاغذات کی فہرست اور طریقہ کار کو آسان طریقے سے سمجھا دیا جائے کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ''نیکی میں تعاون کرو۔''اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے''آسانی کرو مشکل نہ کرو۔''

مقابلہ کے اس دُور میں جہاں عام افراد وقتی پریشانی سے متاثر ہوکر متبادل کی جانب دیکھنا شروع ہوجاتے ہیں اور آسانی کا راستہ فوری طور پر اپنا لیتے ہیں۔ ایسے میں طریقہ کار کو آسان اور عام فہم بنانے کی اشد ضرورت محسوس ہورہی ہے۔ (اس واقعہ کا پس منظر بھی کچھ یونہی ہے)

دوسری جانب یہ حقیقت عام لوگوں کو بھی سمجھانے کی ضرورت ہے کہ وہ سُود کی حُرمت کو معمولی نہ سمجھیں۔اس کی ہولناکیوں کو محسوس کریں۔اس ناپائیدار دنیا میں اللہ کی ناراضگی سے بچنے کے لئے عارضی تکالیف کو صرف نظر کرکے آخرت کی بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اکاؤنٹ کھلوانے کے خواہش مند افراد کو اپنی آسانیوں کے بجائے مطلوبہ دستاویز کی اہمیت اور اس کے اثرات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔چاہے اس کو فراہم کرنے میں انہیں کچھ مشقت کا سامنا کیوں نہ ہو۔

خاص طور پر دینی درس گاہوں کے ذمہ دار حضرات جو کہ سُود کی خباثت کو

فہرست پر جائیے

بہت اچھی طرح جانتے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ سُودی بینک سے اپنے حسابات اسلامی بینک میں منتقل کرلیں کیونکہ ان کی پیروی کرنے والے اور طالب علم ان کو دیکھتے ہوئے اسلامی بینک میں اپنے حسابات منتقل کرنے کے لئے متحرک ہوجائیں گے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس توجہ طلب واقعہ کو Case Study کے طور پر لیا جائے اور غور کیا جائے کہ مسائل کہاں کہاں ہیں اور ان کے حل کے لئے کیا لائحہ عمل ہونا چاہئے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں اسلامی بینک کسی بھی ادارے اور بالخصوص دینی اداروں کے اکاؤنٹ کھولنے کے معاملہ میں ضرورت سے زیادہ محتاط کیوں ہوگئے ہیں؟

درحقیقت یہ شکایت صرف دینی اداروں سے متعلق صاحبان کو ہی نہیں ہے بلکہ بہت سے تاجر بھی اس قسم کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں۔ اس حوالہ سے دونوں فریقین کے رویوں اور بینک کے اکاؤنٹ کھولنے کے طریقہ کار (SOP) پر بھی غور کرنا ضروری ہے۔ بینک کے نمائندہ (افسر) کو ابتدائی نشست ہی میں متعلقہ مطلوبہ کاغذات و معلومات کی فہرست ایک Check list کی شکل میں مہیا کردینی چاہیے۔ وضاحت طلب امور پر دونوں فریقین کو بلا جھجک گفتگو کرلینی چاہیے۔

واضح رہے بینک کے بعض ذمہ داران سے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ کسی بھی رجسٹرڈ ادارہ، ٹرسٹ، ایسوسی ایشن اور دیگر دینی و فلاحی اداروں کے اکاؤنٹ کھولنے کے لئے برانچز پہلے ہیڈ آفس سے اجازت نامہ حاصل کرنے کی پابند ہوتی ہیں۔

موجودہ اسلامی بینکاری کا معیار

موجودا اسلامی بینکاری ابھی احکام شریعت کے مطابق آئیڈیل شکل میں نہیں ہے۔ اس کو مکمل احکام شریعت کے مطابق بنانے میں وقت لگے گا۔ یہ کام ایک دو دن کا نہیں بلکہ اس جدوجہد میں سالہا سال لگیں گے۔ یہ کام مختلف مرحلوں سے گزر کر ہی اپنی مثالی اور مکمل شکل میں سامنے لایا جاسکے گا۔ بشرطیکہ تاجر برادری بلاسُودی بینکاری کو اختیار کرنا چاہتی ہو۔ اس کو نظرانداز کرکے یہ توقع کرنا کہ اسلامی بینکاری ایک جنبش قلم سے قائم ہو جائے گی یہ ایک بہت بڑی اور افسوسناک سادہ لوحی ہوگی۔ سب سے پہلے تاجر اور کاروباری برادری کو احکام شریعت پر عملدرآمد کے لیے آمادہ کرنا ضروری ہے۔ جب تک وہ آمادہ نہیں ہوں گے بلاسُودی تجارت اور بینکاری کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ان کو آمادہ کرنے اور قائل کرنے کا کام علمائے کرام کا ہے۔ یہ کام حکومتوں یا اسٹیٹ بینک کا نہیں ہے۔ حکومتوں کا کام فیصلہ کرنا اور سہولتیں فراہم کرنا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا کام قواعد وضوابط فراہم کرنا، نگرانی کرنا ہے اور سہولتیں پیدا کرنا ہے۔ موجودہ اسلامی بینکاری کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اسلام کے مثالی ہدف اور منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ کتنا مرحلہ سفر کا طے ہو چکا ہے اور کتنا مرحلہ باقی ہے؟ اس کے بارے میں اندازے متضاد ہو سکتے ہیں، آراء مختلف ہوسکتی ہیں۔ لیکن اس سے کوئی صاحب بصیرت اختلاف نہیں کرسکتا کہ ابھی ہمیں بہت آگے جانا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلامی بینکاری کی جدوجہد کو فراڈ اور دھوکہ کہنا صحیح اسلامی رویہ نہیں ہے۔

آج کتنے مسلمان ہیں جن کا اسلام اور طرز زندگی معیاری اور مثالی ہے؟

فہرست پر جائیے

کیا محض اس وجہ سے ان کے ایمان کے دعویٰ اسلام کو دھوکہ اور فراڈ قرار دیا جائے گا، نہیں یہ ایک جذباتی بات ہوگی۔ اس لئے اسلامی بینکاری کی جدو جہد کے حوالے سے غیر ذمہ دارانہ الفاظ بعض لوگ استعمال کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ یہ دیکھا اور سوچا جائے کہ یہ کام کتنا بڑا ہے۔ اس کام کے شروع کرنے میں کتنے مخلص انسانوں کی عملی، تحقیقی اور فکری کاوشیں اور کتنے دن راتوں کی سخت جدو جہد شامل ہے اور کن مشکلات سے وہ اس قافلہ کو اس مقام تک لائے ہیں۔ اس کا احساس نہ کرنا اور طنز و تشنیع سے ان مخلص کارکنوں کو نوازنا کوئی اسلامی رویہ نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد کا اسلامی بینکاری کے حوالے سے تجزیہ

معروف ماہر معیشت پروفیسر خورشید احمد کہتے ہیں۔ اسلامی بینکاری کے حوالے سے اب تک جو کچھ پیش رفت ہوئی ہے اور جو کچھ ہم نے حاصل کیا ہے اسے میں یوں کہا کرتا ہوں کہ جو کچھ حاصل کیا ہے وہ شرعی حدود کے اندر ہے اور جو کچھ شریعت سے متصادم تھا اس کو ہم نے دُور کر دیا ہے، کہیں حقیقی انداز میں اور کہیں حیلوں کے سہارے سے۔ میں سمجھتا ہوں کے اسلامی بینکاری کی جدو جہد کرنے والے اور اس سے اختلاف کرنے والے علمائے کرام ہیں جو بڑے قابل عزت ہیں، قابل احترام ہیں۔ لیکن تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ اب یہ بحث ذاتیات پر پہنچ گئی ہے اور اس کی وجہ سے ایک بڑے مقصد کو نقصان ہوا ہے، اعتماد متاثر ہوا ہے۔ لیکن بڑے ادب سے یہ عرض کروں گا کہ میری نگاہ میں جن افراد نے اس قیمتی کام میں نقص نکالے ہیں ان کے دلائل زیادہ قوی نہیں ہیں اور اسی بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ جو مثبت کوشش ہوئی ہے اور جس کے پیچھے صرف پاکستان ہی نہیں

فہرست پر جائیے

بلکہ پوری دنیا کے علماء موجود ہیں اس کو میں زیادہ قابل قدر، زیادہ بہتر اور دلائل کے لحاظ سے زیادہ قوی سمجھتا ہوں، ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا غیر سُودی بینکاری کی جدوجہد کے حوالے سے تجزیہ

غیر سُودی بینکاری کے سلسلے میں ہماری خواہش، دعوت اور کوشش تو ہمیشہ یہ رہی ہے کہ تمویل (Financing) کی زیادہ تر بنیاد شرکت یا مضاربت ہو، لیکن ایک مسلمان فرد کی حیثیت سے یہ بات بھی کچھ کم فائدے کی نہیں ہے کہ وہ اُس شدید حرمت سے بچ جائے جس کے خلاف اللہ تعالیٰ نے اعلانِ جنگ فرمایا ہے۔ یہ کام کسی بھی جائز طریقے سے ہوجائے تو بھی اس کوشش کی ناقدری نہیں کی جاسکتی۔ پورے ملک کا نظام تبدیل کرنا اصل میں حکومت کا کام ہے، مثالی معاشی حکمت عملی اُسی وقت بروئے کار آسکتی ہے جب حکومت پورے خلوص کے ساتھ اپنے تمام وسائل بروئے کار لاکر اس معاشی پالیسی کو نافذ کرے، اس غرض کے لئے نہ صرف معاشی ڈھانچے میں، بلکہ بہت سے قوانین میں اور ٹیکسوں کے نظام میں بھی انقلابی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن جب حکومت یہ فریضہ انجام نہ دے رہی ہو اور کچھ اشخاص یا ادارے یہ چاہیں کہ ہم کسی طرح سُود کی حرمت کے وبال سے اپنے آپ کو اور دُوسرے مسلمانوں کو بچا کر کوئی ایسا ادارہ قائم کردیں جو چاہے اُس معاشی پالیسی کے مطابق نہ ہو، لیکن شرعی جواز کی حدود میں آجائے تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ آیا اُن سے یہی کہا جائے گا کہ نہیں! جب تک حکومت کی معاشی پالیسی بروئے کار نہ آجائے اُس وقت تک سُود سے بچنے کی ہر تدبیر کو

بھول جاؤ، اور سُود ہی کا بازار گرم رہنے دو، یا ایک مسلمان کی حیثیت سے اُن کی اس خواہش کا خیر مقدم کرکے ان کے ساتھ تعاون کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور اُن کے لئے کوئی ایسا راستہ تجویز کردینا چاہیے جو خواہ معاشی حکمتِ عملی کے اعتبار سے مثالی نہ ہو، لیکن شرعی جواز کی حدود میں رہ کر انہیں سُود کی حرمت سے بچالے اور ساتھ ساتھ اس بات کی بھی کوشش کرتے رہنا چاہیے کہ اسی راستے سے سہی، جس حد تک اُس مثالی معاشی حکمتِ عملی کو بروئے کار لایا جاسکتا ہو، اُس حد تک اُسے بروئے کار لانے کے اقدامات کئے جائیں؟ انصاف کے ساتھ غور کرلیا جائے کہ ان دونوں میں سے کونسا طرزِ عمل درست ہے؟

ڈاکٹر محمود احمد غازی کا بلاسُود بینکاری کے حوالے سے تجزیہ

ڈاکٹر محمود احمد غازی مرحوم نے پاکستان میں بلاسُود بینکاری کے حوالے سے کہا کہ بلاسُود کاروبار اس ملک میں بہت آسان ہے اور بہت مشکل بھی ہے۔ ہمارے ملک میں بلاسُود بینکاری اتنی ہی آسان ہے کہ جس طرح ایک سوئچ آن کرنے سے پورا کمرہ روشن ہوجاتا ہے، اسی طرح ایک سوئچ آن کرنے سے غیر سُودی کاروبار ملک میں شروع ہوسکتا ہے۔ اسی طرح یہ کام اتنا مشکل ہے جیسے کسی جنگل میں بجلی کا کوئی انتظام ہی نہ ہو اور آپ سوئچ آن کرکے بلب روشن کرنا چاہیں تو یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔

آسان راستہ اور آسان حل تو یہ ہے کہ آج ہی تمام تاجر طے کرلیں کہ وہ صرف غیر سُودی کاروبار کریں گے۔ جس لمحہ وہ یہ طے کرلیں گے اسی لمحے ملک

فہرست پر جائیے

میں غیر سُودی کاروبار شروع ہو جائے گا۔ میں ذاتی طور پر ایسے تاجروں کو جانتا ہوں۔ ایک دو نہیں درجنوں کو جانتا ہوں جنہوں نے زندگی میں کبھی ایک پیسہ کا سُود نہیں لیا۔ لیکن ان کا کروڑوں کا کاروبار ہے۔ میں نے خود جا کر ان کے کاروبار دیکھے ہیں۔ ان سے ملا ہوں۔ ان حضرات کا کام دیکھ کر یقین پختہ ہو جاتا ہے کہ کاروبار کے لئے سُود ناگزیر نہیں ہے۔ اگر آج پاکستان کے سارے تاجر طے کر لیں کہ ہم سُود نہیں لیں گے تو پاکستان سے سُود ختم ہو جائے گا۔ آج بھی پاکستان کے بہت سے تاجر نہ سُود لیتے ہیں اور نہ دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کاروبار چل رہے ہیں۔ تو یہ سمجھنا کہ سُود کے بغیر کاروبار نہیں چل سکتا یہ غلط بات ہے۔ ٹھیک ہے ایک سطح تک کاروبار میں دقت ہوتی ہے۔ لیکن اس سطح سے نیچے کے کاروبار سو فیصد سُود کے بغیر چل سکتے ہیں۔ اس میں اصل ذمہ داری اور فیصلہ کرنا تاجر کا ہے۔

اسلامی بینک کی سرگرمیاں

اسلامی بینک کی سرگرمیاں (Activities) عموماً دو حصّوں میں تقسیم ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری والا حصّہ (Liability Side)، اور دوسرا اثاثہ جاتی حصّہ (Asset Side)۔ ذمہ داری والے حصّے میں بینک ڈپازٹرز سے رقوم وصول کرتا ہے اور اس مقصد کے لئے مختلف طرح کے اکاؤنٹ متعارف کرواتا ہے۔ جب کہ اثاثہ جاتی حصّے (Asset Side) میں بینک اپنے کلائنٹ کو مختلف تمویلی سہولیات (Financing Facility) فراہم کرتا ہے۔

ذمہ داری والے حصّے (Liability Side) میں بنیادی طور پر دو طرح

فہرست پر جائیے

کے اکاؤنٹ ہوتے ہیں:

1۔ غیر نفع بخش اکاؤنٹ، اسے کرنٹ اکاؤنٹ (Current Account) کہا جاتا ہے۔

2۔ نفع بخش اکاؤنٹ، اس میں سیونگ اکاؤنٹ (Saving Account) اور فکس معیاد کے سرمایہ کاری اکاؤنٹ وغیرہ شامل ہیں۔

اسلامی بینک اپنے ڈپازٹرز سے کرنٹ اکاؤنٹ کے لئے جو رقم لیتا ہے، شرعی طور پر وہ بلاسُود قرض ہوتا ہے، اس لیے کہ بینک اس میں اکاؤنٹ ہولڈر کو اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ اُس کی دی ہوئی رقم ضرور واپس کی جائے گی۔ ہر وہ سرمایہ جس کی واپسی کی ضمانت (Guaranted) ہو قرض کہلاتا ہے اور کرنٹ اکاؤنٹ (Current Account) میں بینک کوئی اضافی رقم نہیں دیتا بلکہ صرف اصل رقم واپس لوٹانے کا ذمہ دار ہوتا ہے اس لیے یہ بلاسُود قرض ہوتا ہے۔

کرنٹ اکاؤنٹ کے علاوہ دیگر اکاؤنٹس جیسے سیونگ اکاؤنٹ (Saving Account) اور فکس ڈپازٹ (Fix Deposit) وغیرہ کے لیے اسلامی بینک جو رقم لیتا ہے وہ مضاربہ یا مشارکہ کی بنیاد پر ہوتی ہے، جس میں ڈپازٹر کی حیثیت ربّ المال (سرمایہ فراہم کرنے والے) یا خوابیدہ شریک (Sleeping Partner) کی ہوتی ہے۔ جب کہ اسلامی بینک بطور مضارب یا عملی شریک (Working Partner) کام کرتا ہے اور بینک اپنے تمویلی طریقوں (Mode of Finances) جیسے مرابحہ، اجارہ اور مشارکہ وغیرہ کے ذریعہ جو نفع کماتا ہے اس کا متناسب حصّہ (Proportional Portion) اپنے ڈپازٹر کو دیتا ہے جو پہلے سے طے ہوتا ہے، مثلاً یہ طے ہوتا ہے کہ بینک جو بھی

فہرست پر جائیے

Investment Pool میں پرافٹ حاصل کرے گا اس کے اعلان کردہ منافع کی تقسیم کے تناسب (Profit Sharing Ratio) کے مطابق رقم بینک اور ڈپازٹرز (Depositors) میں تقسیم کی جائے گی۔ واضح رہے کہ قابل تقسیم پرافٹ کے لئے بینک اپنے ملازمین کی تنخواہوں اور بینک کے دیگر اخراجات کو خود بطور مضارب برداشت کرتا ہے۔

اسلامی بینک کے نفع کا طریقہ کار

اسلامی بینک اپنے نفع کا اعلان ہر ماہ، سہ ماہی یا سال کے ختم ہونے پر کرتا ہے۔ بینک ڈپازٹر سے رقم لیتے وقت اُس کے سرمایہ پر منافع کا کوئی حتمی ریٹ نہیں بتا سکتا، کیونکہ اس کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس سرمائے پر کتنا نفع کمایا جاسکتا ہے۔ اسلامی بینک مختلف تمویلی سہولیات (Mode of Finance) کے ذریعے سرمائے کو گردش میں لگاتا ہے۔ پھر جو نفع حاصل ہوتا ہے، اس کی تقسیم بینک اور ڈپازٹر (Depositor) کے درمیان ہوتی ہے۔ اگر اسلامی بینک شروع میں حتمی نفع کا اعلان کردے تو یہ طریقہ ناجائز اور اسلامی اصولوں سے متصادم ہوجائے گا۔ البتہ اسلامی بینک یہ بتا سکتا ہے کہ گزشتہ سال اس نے اپنے ڈپازٹر کو ان کے سرمائے پر دس فیصد یا بارہ فیصد نفع دیا تھا اس کی گنجائش ہے۔

شریعہ بورڈ کی اہمیت

اسلامی بینکاری کا طریقہ جب رائج ہوا تو اُن بینکوں کو ایک ایسے افراد اور بورڈ کی ضرورت پڑی جو اُن کے تمام اُمور کی شرعی طور پر نگرانی کرسکے۔ اس

فہرست پر جائیے

ضرورت کے تحت شریعہ بورڈ کا نظام وجود میں آیا۔ موجودہ اسلامی بینکوں نے ماہرین شریعت پر مشتمل اپنا شریعہ بورڈ (Shariah Board) بنایا ہے جس میں ملکی اور بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہرین فقہ (Shariah Advisor) شامل ہیں۔ جو بینک کی پروڈکٹس کا مطالعہ کرنے اور تحقیق کرنے کے بعد اُن کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے پر اپنی رائے دیتے ہیں۔ پھر اسلامی بینک صرف وہ پروڈکٹس جاری کرتا ہے جن کو بورڈ جائز قرار دیتا ہے۔ جو مسائل درپیش ہوتے ہیں، شریعہ بورڈ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ان کا شرعی متبادل پیش کرے۔

اگر متعلقہ بینک کا شریعہ ایڈوائزر کسی غلط ٹرانزکشن کو منسوخ کر دیتا ہے تو بینک کو وہ ٹرانزکشن ختم کرنی پڑتی ہے۔ اسلامی بینکوں میں جب سے شعور پیدا ہوا ہے وہ شروع ہی سے غلطی پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اگر کسی ٹرانزکشن کی غلطی سے تکمیل ہو جائے تو بینک کو اس کی آمدنی صدقے (Charity) میں ڈالنی پڑتی ہے۔

پروڈکٹ ڈیویلپمنٹ اینڈ شریعہ کمپلائنس ڈیپارٹمنٹ

بڑے اسلامی بینکوں نے شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر کے زیر نگرانی پروڈکٹ ڈیویلپمنٹ اینڈ شریعہ کمپلائنس ڈیپارٹمنٹ قائم کر رکھے ہیں جو لوگوں کی ضرورتوں کے حل شریعہ کی روشنی میں تجویز کرتے ہیں اور ریسرچ کا کام مسلسل جاری رکھتے ہوئے شریعہ کمپلائنس پروڈکٹ develop کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بینک میں ہونے والی ٹرانزیکشن کا آڈٹ کرتے ہیں اور چیک کرتے ہیں

فہرست پر جائیے

کہ کیا یہ ٹرانزیکشن شریعہ کے متعین کردہ Process Flow کے مطابق ہو رہی ہیں؟ عام فہم زبان میں اسے اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ کیا معاہدے شرعی طریقہ کار کے مطابق اور اپنے اپنے وقت پر ہو رہے ہیں، ایجاب وقبول (Offer & Acceptance) مال کی ڈیلیوری سے پہلے ہی ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر رخصتی نکاح سے پہلے تو نہیں ہو رہی۔

شریعہ بورڈ اور شریعہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داریاں

اسلامی بینکوں میں شریعہ بورڈ کی عموماً مندرجہ ذیل ذمہ داریاں ہوتی ہیں:

1) متعلقہ بینک کا بنیادی نظام (Basic System) کو سمجھنا تاکہ اس پر شرعی احکام بھرپور طور پر لاگو (Applicable) کیے جاسکیں۔

2) بینک کے تمام معاملات (Transactions) کو شرعی نقطہ نظر سے سمجھنا تاکہ اس ادارے کی شرعی نگرانی ہوسکے۔

3) بینک کو جہاں شرعی حوالے سے رہنمائی کرنے کی ضرورت ہو اُن کی رہنمائی کرنا۔

4) بینک کے جو معاملات شرعی اصولوں کے خلاف ہوں اُن کو شرعی اصولوں کے مطابق بنانا یا پھر ان کا شرعی متبادل پیش کرنا۔

5) بینک کو جو چیزیں پوچھنے کی ضرورت ہو یا جن چیزوں کی وضاحت مطلوب ہو ان کے جوابات دے کر مطمئن کرنا اور جہاں کسی عقد (Agreement)

فہرست پر جائیے

کی مکمل وضاحت کی ضرورت ہو وہاں وضاحت کرنا۔

6) متعلقہ بینک کے عملے (Staff) کے لئے تربیتی ورکشاپ منعقد کرنا۔
اسلامی بینکوں میں ہر برانچ کا باقاعدہ شریعہ آڈٹ ہوتا ہے جس میں جملہ اسٹاف بالخصوص ان افراد کی باقاعدہ شرعی اصولوں کی علمی لیاقت کو جانچا جاتا ہے جن کا براہ راست کسٹمرز سے تعلق رہتا ہے اور پھر برانچ کی شریعہ ریٹنگ کا اعلان ہوتا ہے۔ شریعہ کی معلومات کی اہمیت کو Top Priority پر رکھتے ہوئے برانچ منیجر (Branch Manager) آپریشن منیجر (Operation Manager) کو اس وقت تک اہم ذمہ داریاں نہیں دی جاتیں جب تک وہ شریعہ کی بنیادی معلومات سے متعلق شریعہ ٹیسٹ پاس نہیں کر لیتا۔ ان احتیاطوں سے آپ شریعہ سے متعلق سنجیدگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

7) اگر کہیں بینکوں کے آپس میں اختلافات ہوں تو اُن کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا۔

8) اگر ایسے مسائل درپیش ہوں جن میں اجتماعی غور وخوض کی ضرورت ہو تو ان کو حل کرنے کے لئے اجتماعی غور وفکر کرنا۔

اسلامی بینک کے بارے میں فتویٰ

ڈاکٹر فیاض عالم نے اسلامی بینک کے حوالے سے دارالعلوم دیوبند انڈیا سے فتویٰ لیا جس کی تفصیل یہ ہے۔

فہرست پر جائیے

بتاریخ: 28 اکتوبر 2013ء

فتویٰ نمبر: B=12/1434-U/1197-1552

سوال:۔ اسلامی بینکوں کی موجودگی میں ایسے بینکوں میں اکائونٹ رکھنے والوں کے بارے میں کیا حکم ھے جو سُودی کاروبار کرتے ھیں؟

جواب:۔ اگر اسلامی بینك موجود ھے جھاں حقیقت میں سُود کا کوئی لین دین نھیں ھے تو اسی میں اپنے پیسے کو بغرض حفاظت رکھنا چاھیے اور جھاں ایسا بینك نھیں ھے وھاں بدرجہ مجبوری اور بغرض حفاظت بینك میں روپے رکھ سکتے ھیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند۔ انڈیا۔

www.darulifta-deoband.org

اسلامی بینکوں کی تمویلی سہولیات (Mode of Finance)

اسلامی بینکوں میں رائج بنیادی تمویلی سہُولیات (Mode of Finance) میں سے چند سہُولیات کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔ ان کے علاوہ کاروبار کے لئے اور بھی بہت سی سہُولیات مہیا کی جارہی ہیں جس کے لئے اسلامی بینکوں سے تفصیل لی جاسکتی ہے۔

1) مرابحہ (Murabaha)

2) اجارہ (Ijara)

فہرست پر جائیے

3) مشارکہ (Musharakah)

4) مشارکہ متناقصہ (Diminishing Musharakah)

5) استصناع (Istisna)

6) سلم (Salam)

7) مساومہ (Musawwama)

1) مرابحہ (Murabaha)

مرابحہ (Murabaha) اسلامی بینکوں میں سب سے کثرت سے استعمال ہونے والی تمویلی سہولت (Financing Facility) ہے۔ جس کے تحت اسلامی بینک خام مال (Raw Material) اور دیگر تجارتی سامان خرید کر اپنے کلائنٹ کے ہاتھ فروخت کرتا ہے اور اس طرح تمویلی سہولت (Financing Facility) فراہم کرتا ہے۔ مرابحہ (Murabaha) کی اس Financing Facility کے تحت جب کسی کلائنٹ (Client) کو کوئی خام مال یا تجارتی سامان خریدنے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اسلامی بینک سے مذکورہ مال مرابحہ (Murabaha) کے تحت فراہم کرنے کی درخواست کرتا ہے۔ کلائنٹ کی درخواست آنے کے بعد اسلامی بینک خود یا کسی وکیل کے ذریعے بازار سے قیمت کی ادائیگی کے بعد مطلوبہ سامان خرید کر اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ اگر خریداری کے لئے کلائنٹ ہی کو وکیل بنایا جائے تو وہ مطلوبہ سامان کی خریداری کے بعد بینک کے وکیل کی حیثیت سے اس پر قبضہ (Possession) کر کے بینک کو اطلاع دیتا ہے۔ مال کو قبضہ میں لینے کے بعد اسلامی بینک اِس مال کی قیمتِ خرید

فہرست پر جائیے

(Cost Price) پر اپنا نفع رکھ کر کلائنٹ کو مرابحہ (Murabaha) ایگریمنٹ (Agreement) کے تحت اُدھار پر فروخت کر دیتا ہے۔ مرابحہ (Murabaha) کے تحت تمویلی سہولت (Financing Facility) میں رِبا (سُود) شامل نہیں ہوتا اس لئے کہ اسلامی بینک قرض دے کر اس کے اوپر نفع کمانے کے بجائے کوئی مال (Commodity) فروخت کر کے اس پر نفع کماتا ہے۔ اسلامی بینک اور اس کے کلائنٹ کے درمیان جو مرابحہ (Murabaha) کا ایگریمنٹ (Agreement) ہوتا ہے اس میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے:

1) اسلامی بینک جو چیز اپنے کلائنٹ کو فروخت کر رہا ہے وہ بینک کی ملکیت اور قبضے میں ہو، خواہ یہ قبضہ خود بینک کا ہو یا اُس کی طرف سے اس کے وکیل کا ہو۔ یعنی اُس سامان کا بزنس رِسک (Bussniess Risk) بینک کو منتقل ہو چکا ہو۔

2) مرابحہ ایگریمنٹ کے وقت قیمت (Price) کا طے ہوجانا اس میں منافع کا متعین اور Disclose ہونا ضروری ہے۔

3) جو چیز بیچی جا رہی ہو اس کی تفصیلات کا طے ہونا ضروری ہے۔

4) جس چیز کی خرید و فروخت ہو رہی ہو وہ شریعہ کے مطابق جائز ہو، مثلاً کوئی ناجائز یا حرام شے نہ ہو۔

5) جو قیمت ایک دفعہ فریقین کے درمیان طے ہوجاتی ہے وہ حتمی ہوتی ہے اُس پر بینک کوئی اضافہ نہیں کر سکتا۔ عدم ادائیگی کی وجہ سے اگر کوئی جرمانہ بھی عائد کیا جاتا ہے تو وہ بینک کی آمدنی کی بجائے چیریٹی اکاؤنٹ میں جاتا ہے جس

فہرست پر جائیے

کو بینک کسی بھی طرح اپنے فائدے کے لئے خرچ نہیں کرسکتا۔

2) اجارہ (Ijarah)

اسلامی بینکوں میں اجارہ (Ijarah) ایک طویل المدتی (Long Term) تمویلی سہولت (Financing Facility) ہے۔ جس میں کلائنٹ کو مقررہ مدت کے لئےFinancing Facility فراہم کی جاتی ہے۔ اجارہ کی Financing Facility کے تحت جب کلائنٹ کو کسی حقیقی اثاثے (Fixed Assets) یعنی پلانٹ، مشینری اور دیگر فکسڈ اثاثوں کی ضرورت پڑتی ہے تو بینک اس کلائنٹ کو قرض دینے کے بجائے وہ اثاثہ خود یا کسی وکیل کے ذریعے (بینک اپنے کلائنٹ کو بھی اپنا وکیل مقرر کرسکتا ہے) بازار سے خرید کر اُسے کلائنٹ کو عقد اجارہ (Ijarah Contract) کے ذریعے ایک مُعینہ مدت کے لئے طے شدہ کرائے پر دے دیتا ہے۔ مدّت اجارہ (Ijarah Period) کے دوران اثاثے کا مالک اسلامی بینک ہی ہوتا ہے اور کلائنٹ (Client) کے پاس صرف اس کے استعمال کرنے کا حق (Usufruct) ہوتا ہے۔ مدّت اجارہ کے اختتام پر عقد اجارہ (Ijarah Contract) ختم یا مکمل ہوجاتا ہے اور کلائنٹ کی درخواست پر بینک وہ اثاثہ کلائنٹ کو ایک علیحدہ عقد بیع (Sales Contract) کرکے فروخت (Sale) یا ہبہ (Gift) کردیتا ہے۔

3) مشارکہ (Musharakah)

اسلامی بینک شرکت العقد (Partnership Contract) کی بنیاد پر

بھی تمویلی سہولیات(Financing Facility) فراہم کرتے ہیں۔اس کے تحت اسلامی بینک اپنے کلائنٹ کے تجارتی معاملے میں شرکت کرتا ہے مثلاً کسی برآمدی آرڈر(Export Order) کی تکمیل کے لئے اپنے کلائنٹ کو سرمایہ(Funds) فراہم کرکے اُس کے کاروبار میں حصّے داری(Partnership) اختیار کرلیتا ہے اور سال کے آخر میں یا مشارکہ(Musharakah) کی تکمیل(Complete) ہونے کے وقت پہلے سے طے شدہ تناسب کے مطابق منافع کی تقسیم ہوتی ہے جب کہ نقصان کی صورت میں Musharakah Arrangement میں لگائی گئی رقوم(Capital & Investment) کے تناسب سے نقصان کا تعین ہوتا ہے۔ مشارکہ کے تحت تمویلی سہولیات (Financing Facility) کا استعمال دیگر بیان کی گئی تمویلی سہولیات سے کافی کم ہے جس کی مختلف وجوہات ہیں۔جن میں اکاؤنٹس کی تیاری میں بے ضابطگیاں، دوہری اکاؤنٹنگ، زیادہ نفع کی توقع کی صورت میں کلائنٹ کی طرف سے شرکت (Partnership) کرنے سے گریز کرنا سرِفہرست ہیں۔

4) مشارکہ متناقصہ (Diminishing Musharakah)

موجودہ اسلامی بینکوں میں رائج ایک بڑا تمویلی طریقہ ''مشارکہ متناقصہ'' (Diminishing Musharakah) کا ہے جس کے ذریعے عام طور پر مکانات اور دیگر Properties کے لئے تمویل(Financing) کی جاتی ہے، یہ کسی بھی اثاثہ مثلاً Machinery یا فکسڈ پراپرٹی وغیرہ کے لئے کیا جاسکتا ہے جسے

فہرست پر جائیے

کرایہ پر دیا جاسکے۔ ہوم مشارکہ (Home Financing) میں اس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ یہ طریقہ کار بنیادی طور پر تین مراحل پر مشتمل ہوتا ہے:

1) پہلے مرحلے میں اسلامی بینک اور اس کا کلائنٹ مشترکہ (Jointly) طور پر ایک مکان یا کوئی پراپرٹی خریدتے ہیں جس میں عام طور پر بینک کا حصّہ کلائنٹ کے حصّے سے زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً ایک مکان مشترکہ طور پر اس طرح خریدا گیا کہ 80 فیصد حصّہ بینک کا ہے اور 20 فیصد کلائنٹ کا ہے۔

2) بینک کے حصّے کو چھوٹے چھوٹے یونٹس (Units) میں تقسیم کرلیا جاتا ہے، مثلاً مذکورہ مثال میں بینک کے مملوکہ حصّے کے 80 یونٹ بنائے جاتے ہیں سرمایہ کاری کی واپسی کی غرض سے کلائنٹ بینک کے مملوکہ (Purchased) یونٹ ایک ایک کرکے خریدتا رہتا ہے، جس کے نتیجے میں کلائنٹ کی ملکیت بڑھتی جاتی ہے جب کہ بینک کی ملکیت گھٹتی (Diminish) جاتی ہے۔

3) جتنے یونٹس (Units) بینک کی ملکیت میں ہوتے ہیں، کلائنٹ کرایہ داری (Rent out) کے معاہدے کے تحت انہیں اپنے تصرف میں رکھنے اور استعمال کرنے کی وجہ سے ان کا کرایہ ادا کرتا رہتا ہے۔ چونکہ کلائنٹ مستقل طور پر یونٹ خرید رہا ہوتا ہے اس لئے کرائے کی مقدار میں بھی کمی آتی رہتی ہے۔ آخرکار جب کلائنٹ (Client) بینک کے مملوکہ سارے یونٹ خرید لیتا ہے تو وہ سارے مکان کا مالک بن جاتا ہے۔

گویا اس طریقہ کار میں بنیادی طور پر تین کام ہوئے:

1) مشترکہ (Jointly) طور پر مکان کی خریداری۔

2) ایک شریک کا دوسرے شریک کے مملوکہ (Purchased) حصّے کو کرائے پر لینا۔

3) ایک شریک کا دوسرے شریک یعنی بینک کے حصّے کو خریدنا۔

اس عقد (معاہدہ) کے درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی معاملہ دوسرے کے ساتھ مشروط نہ ہو۔

5) استصناع (Istisna)

اسلامی بینکوں میں یہ طریقہ بالخصوص اِن صنعتی اداروں کو سرمایہ فراہم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جن کو سامانِ تجارت کی تیاری سے متعلق اخراجات کے لئے سرمایہ (Finance) درکار ہوتا ہے۔ استصناع (Istisna) کی تمویلی سہولت (Financing Facility) کے تحت اسلامی بینک کلائنٹ (Client) کو کوئی مخصوص چیز بنانے (Manufacturing) کا آرڈر کرتا ہے اور اُس کی قیمت کی ادائیگی معاہدے کے وقت یا بعدازاں کلائنٹ کو ادا کردیتا ہے۔ کلائنٹ مال تیار کرنے کے بعد اسلامی بینک کو اس مال کا قبضہ (Possession) فراہم کرتا ہے۔ قبضہ ملنے کے بعد بینک اس مال (Commodity) کو خود یا کسی وکیل (جو کہ کلائنٹ بھی ہوسکتا ہے) کے ہاتھ بازار میں نفع رکھ کر فروخت کردیتا ہے۔ استصناع (Istisna) کے تحت تمویلی سہولت (Financing Facility) میں بھی رِبا (سُود) شامل نہیں ہوتا کیونکہ بینک مال (Commodity) تیار کرواکر اور پھر اس کو فروخت کرکے اس پر نفع کماتا ہے۔

اسلامی بینکوں اور کلائنٹ (Client) کے درمیان جو استصناع کا معاہدہ

فہرست پر جائیے

کیا جاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل اُمور کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے:

1) استصناع (Istisna) کے معاہدے (Agreement) میں قیمت کا تعین لازمی ہو۔

2) بنائی جانے والی شے (Commodity) میں جو کوالٹی مطلوب ہو وہ استصناع (Istisna) کے معاہدے میں واضح طور پر بیان کی گئی ہو۔

3) بنائی جانے والی شے (Commodity) ان اشیاء میں سے ہو جنہیں فروخت شدہ حال میں لانے کے لئے تیار کنندہ (Manufacturer) کو کوئی نہ کوئی صنعتی عمل (Processing) کرنا پڑے۔

4) تیار کنندہ (Manufacturer) جب تک مطلوبہ کوالٹی کے مطابق شے تیار کر کے بنوانے والے (Buyer) کے حوالے نہ کر دے، اس وقت تک مال کی ملکیت تیار کنندہ (Manufacturer) ہی کی رہتی ہے۔ چنانچہ اس کا رسک (Risk) بھی اُس کے پاس رہتا ہے۔

6) سلم (Salam)

قدیم دور میں عرب کسان اپنی پیداوار ایڈوانس میں فروخت کیا کرتے یا تاجر دوسرے علاقوں کی طرف کچھ اشیاء برآمد (Export) کرتے تھے اور وہاں سے اپنے علاقے میں کچھ چیزیں درآمد (Import) کرتے تھے، اس مقصد کے لئے انہیں رقم کی ضرورت ہوتی تھی، رِبا کی حُرمت کے بعد یہ لوگ سُودی قرضہ نہیں لے سکتے تھے، اس لئے انہیں اجازت دی گئی تھی کہ وہ پیشگی قیمت پر اشیاء فروخت کر کے اور نقد قیمت وصول کر کے اپنا کاروبار آسانی سے جاری رکھ سکتے ہیں۔

فہرست پر جائیے

''سلم'' ایک ایسی خرید وفروخت کی تمویلی سہولت (Financing Facility) ہے۔جس کے تحت پیشگی قیمت (Advance Payment) پر تاجر اپنی متعین شدہ اشیاء اسلامی بینک کو فروخت کرسکتا ہے۔ سلم (Salam) کے ذریعے تمویلی سہولت (Financing Facility) لینے والے کو یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ اس کو اپنی پروڈکٹ کی قیمت پیشگی مل جاتی ہے اور خریدار کو یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ سلم (Salam) میں قیمت عموماً نقد سودے کی نسبت کم ہوتی ہے۔

سلم (Salam) کی اجازت اس عام قاعدے سے ایک استثنٰی ہے جس کے مطابق مستقبل کی طرف منسوب بیع جائز نہیں ہے۔ خیال رہے کہ سلم کی یہ اجازت چند کڑی شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ ان شرائط کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

سلم کی شرائط:

1) تمام فقہا اس بات پر متفق ہیں کہ سلم (Salam) میں پیشگی قیمت کی مکمل ادائیگی ضروری ہے۔

2) سلم (Salam) صرف انہی اشیاء میں ہوسکتی ہے جن کی کوالٹی اور مقدار کا پیشگی پورے طور پر تعین ہوسکتا ہو اور وہ بازار میں عام طور پر میسر ہوتی ہوں ایسی اشیاء جن کی کوالٹی یا مقدار کا تعین نہ کیا جاسکتا ہو انہیں ''سلم'' کے ذریعے نہیں بیچا جاسکتا۔

3) کسی متعین چیز یا متعین کھیت یا فارم کی پیداوار کی بیع سلم (Salam) نہیں ہوسکتی۔ یہ قاعدہ ہر اُس چیز پر لاگو ہوگا جس کی فراہمی یقینی نہ ہو جائے۔

4) یہ بھی ضروری ہے کہ جس چیز کی سلم (Salam) کی بیع کرنا مقصود

فہرست پر جائیے

ہے اُس کی نوعیت اور معیار واضح طور پر متعین (Fixed) کرلیا جائے۔ یعنی کوئی ایسا ابہام باقی نہ رہے جو بعد میں تنازع (Dispute) کا باعث بن سکتا ہو۔

5) یہ بھی ضروری ہے کہ بیچی جانے والی چیز کی مقدار بغیر کسی ابہام (Confusion) کے متعین کرلی جائے۔ یعنی اگر چیز کی مقدار وزن (By Weight) لینا طے ہوجاتا ہے تو وزن ہی کے ذریعے چیز کا لین دین ہوگا اور اگر مقدار تعداد (Quantity) کے ذریعے چیز کا لین دین طے ہوتا ہے تو اُسی طرح ہوگا۔

6) بیچی گئی چیز (Sold Product) کی سپردگی (Delivery) کی تاریخ اور جگہ کا تعین (Fixed) ہونا بھی ضروری ہے۔

تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ سلم (Salam) کی یہ Financing Facility اُس وقت تک صحیح نہیں ہوتی جب تک ان شرائط کو مکمل طور پر پورا نہیں کرلیا جاتا۔

7) مساومہ (Musawwama)

یہ عام قسم کی بیع (تجارت) ہے جس میں فروخت کرنے والے کو اس کی Cost اور اپنا منافع Disclose کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی جب کہ مرابحہ میں Cost اور پرافٹ کا Disclose کرنا لازمی ہوتا ہے۔ یہ بالکل اس قسم کی بیع ہے جیسے آپ کسی اسٹور میں جاکر اپنی مطلوبہ شے خریدتے ہیں جو کہ کسی شیلف میں رکھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس پر یہ نہیں لکھا ہوتا ہے کہ اس کی لاگت کیا ہے اور منافع کیا ہے بلکہ مجموعی طور پر قیمت (Price) لکھی ہوئی ہوتی ہے۔

بین الاقوامی اسلامی بینک و مالیاتی ادارے

بین الاقوامی (International) سطح پر اسلامی بینکاری اور اسلامی مالیاتی اداروں کی تفصیل، دنیا کی مشہور ترین ویب سائٹ World Database for Islamic Banking & Finance کی ستمبر 2013 کی رپورٹ کے مطابق درج ذیل ہے:۔

Bahrain .... : (1) Bahrain Islamic Bank
" " " " " : (2) ABC Islamic Bank (E.C.)
" " " " " : (3) Shamil Bank
" " " " " : (4) Noriba Bank
" " " " " : (5) Gulf Finance House
" " " " " : (6) Albaraka Bank Bahrain
" " " " " : (7) Citi Islamic Investment Bank E.C
" " " " " : (8) Islamic InvestmentBank
Iran .... : (1) Bank Melli Iran
" " " " " : (2) Bank Saderat Iran
" " " " " : (3) Bank Mellat
" " " " " : (4) Bank Tejarat
" " " " " : (5) Bank Sepah
" " " " " : (6) Bank Refah
" " " " " : (7) Export Development Bank of Iran
" " " " " : (8) Bank Sanaat o Maadan

فہرست پر جائیے

" " " " " : (9) Bank Keshavarzi

" " " " " : (10) Bank Maskan

" " " " " : (11) Karafarin Bank

" " " " " : (12) Saman Bank

" " " " " : (13) Bank Eghtesad-e-Novin

" " " " " : (14) Bank Parsian

Jordan ....: (1) Jordan Islamic Bank

" " " " " : (2) Islamic International Arab Bank

Brunei ....: (1) Islamic Bank Brunei Darussalam

" " " " " : (2) Islamic Development Bank of Brunei

Indonesia ....: (1) PT Maybank Indonesia Syariah

" " " " " : (2) PT Bank Syariah BNI

" " " " " : (3) PT Bank Jabar dan Banten Syariah

" " " " " : (4) PT BCA Syariah

" " " " " : (5) PT Bank Victoria Syariah

" " " " " : (6) PT Bank Panin Syariah

" " " " " : (7) PT Bank Syariah Bukopin

" " " " " : (8) PT Bank Syariah Mega Indonesia

" " " " " : (9) PT Bank Syariah Mandiri

" " " " " : (10) PT Bank Syariah Muamalat Indonesia

Malaysia ....: (1) Bank Islam Malaysia Berhad

فہرست پر جائیے

" " " " " : (2) Bank Muamalat Malaysia Berhad

" " " " " : (3) MNI Takaful

" " " " " : (4) Syarikat Takaful Malaysia

" " " " " : (5) Bank Islam Malaysia

Philippines ....: (1) Al-Amanah Islamic Bank

Bangladesh ....: (1) Islamic Bank Bangladesh

" " " " " : (2) Islamic Finance and Investment Limited

" " " " " : (3) Shahjalal Islamic Bank

" " " " " : (4) ICB Islamic Bank Limited

" " " " " : (5) First Security Islami Bank

" " " " " : (6) Social Islami Bank Limited

" " " " " : (7) Al-Arafah Islamic Bank

Kuwait ....: (1) The International Investor

" " " " " : (2) Kuwait Finance House

Lebanon ....: (1) Al-Baraka Bank Lebanon

Qatar ....: (1) Qatar Islamic Bank

" " " " " : (2) Qatar International Islamic Bank

" " " " " : (3) Qatar Islamic Insurance Company

" " " " " : (4) Qatar International Bank

SaudiArabia .....: (1) Islamic Development Bank

" " " " " : (2) ICIEC

فہرست پر جائیے

" " " " " : (3) Al Baraka Investment & Development Co.

" " " " " : (4) Al Rajhi Banking & Inves. Corporation

" " " " " : (5) National Commercial Bank

" " " " " : (6) Bank Al-Jazeera

UAE................. : (1) Dubai Islamic Bank

" " " " " : (2) Abu Dhabi Islamic Bank

" " " " " : (3) Emirates Islamic Bank

" " " " " : (4) Noor Islamic Bank

" " " " " : (5) Al Hilal Bank

" " " " " : (6) HSBC Amanah

" " " " " : (7) Sharja Islamic Bank

" " " " " : (8) Badr Al-Islami

(Islamic Banking Division of Mashreq)

" " " " " : (9) Attijari Al Islami

(Islamic of Commercial Bank of Dubai)

" " " " " : (10) Islamic International Arab Bank

USA.................. : (1) Amana Mutual Funds Trust

" " " " " : (2) American Finance House LARIBA Bank

" " " " " : (3) MSI Financial Services Corporation

" " " " " : (4) Manzil USA

India................. : (Islamic Banking is not allowed as per

فہرست پر جائیے

the current regulatory system, but these financial institutions claim that they are working as per islamic principles)

" " " " " : (1) Seyad Shariat Finance

" " " " " : (2) Al-Barr Finance House Limited (India)

" " " " " : (3) Al-Ameen Finance & Investment Corp.

" " " " " : (4) Parsoli Corporation

" " " " " : (5) Idafa Investments

Algeria .... : (1) Banque Al-Baraka d'Algeria

Gambia .... : (1) Arab-Gambian Islamic Bank

Sudan .... : (1) Al Baraka Bank

" " " " " : (2) Faisal Islamic Bank

" " " " " : (3) Islamic Co-operative Developement Bank

" " " " " : (4) Omdurman National Bank Sudan

South Africa ...... : (1) Al baraka Bank South Africa

Turkey .... : (1) Albaraka Turkish Finance House

" " " " " : (2) Kuwait Turkish Participation Bank

" " " " " : (3) Turkiye Finans Participation Bank

" " " " " : (4) Bank Asya

UK.................... : (1) Islamic Bank of Britain

" " " " " : (2) Dallah Al Baraka

فہرست پر جائیے

پاکستان میں اسلامی بینکوں کی تفصیل

پاکستان میں اسلامی بینکوں کی تفصیل اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی اکتوبر تا دسمبر 2013ء کی رپورٹ کے مطابق درج ذیل ہے:۔

اسلامک بینکنگ برانچ نیٹ ورک (31 دسمبر 2013ء)

Type	Name of Bank	Branches
Islamic Banks	AlBaraka Bank (Pakistan) Limited	108
	BankIslami Pakistan Limited	112
	Burj Bank Limited	74
	Dubai Islamic Bank Pakistan Limited	124
	Meezan Bank Limited	351
	Total	769
Islamic Branches of Conventional Banks	Askari Bank Limited	39
	Bank AL Habib Limited	17
	Bank Alfalah Limited	139
	Faysal Bank Limited	53
	Habib Bank Limited	38
	Habib Metropolitan Bank Limited	6
	MCB Bank Limited	27
	National Bank of Pakistan	20
	Silkbank Limited	10
	Soneri Bank Limited	9
	Standard Chartered Bank(Pak)Limited	10
	The Bank of Khyber	44
	The Bank of Punjab	7
	United Bank Limited	22
	Total	441

فہرست پر جائیے

Sub Branches	AlBaraka Bank (Pakistan) Limited	2
	Askari Bank Limited	2
	BankIslami Pakistan Limited	89
	Habib Bank Limited	2
	United Bank Limited	1
	Total	96
	Sub.Total	1304

نوٹ:۔ روایتی بینکوں کی اسلامک برانچوں میں اسلامی بینکاری کا اداشدہ (Paid up) سرمایہ آمدن واخراجات اور نفع نقصان کے تمام حسابات الگ رکھے جاتے ہیں۔ شریعہ کمپلائنس کو چیک کرنے کے لئے اُن میں بھی شریعہ بورڈ اور شریعہ ایڈوائزر لازمی حصّہ ہیں۔

پاکستان میں اسلامی بینکاری روزافزوں ترقی پر ہے اسلامی بینکوں کی بڑی تعداد منظرِ عام پر آ چکی ہے۔ بہت بڑی تعداد میں تاجر برادری نے اپنے حسابات سُودی بینکوں سے اسلامی بینکوں میں منتقل کرالئے ہیں۔ اِن کے ایمان نے سُود کی قباحت کو محسوس کیا اور انھوں نے عملی طور پر اِس کا مظاہرہ کیا اور دونوں جہانوں کے فائدے بھی حاصل کررہے ہیں۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ اب انتظار کس چیز کا ہے؟ کچھ نہیں معلوم دنیا سے روانگی کا وقت کب آ جائے اور ہم سوچتے رہ جائیں۔ • • • • • • • • •

فہرست پر جائیے

اسلامی بینکاری (Islamic Banking) پر علماء کرام کی آراء

پاکستان میں اسلامی بینکاری کے جواز (Acceptable) اور عدم جواز (Unacceptable) کے حوالے سے علماء کرام کی دو آراء ہیں ایک گروہ اسلامی بینکاری کے جواز کا قائل ہے۔ جب کہ دوسرا گروہ اسلامی بینکاری کے عدم جواز کا قائل ہے۔ (وضاحت شامل کرنا ممکن نہیں ہے۔ تفصیلات کے لئے آخری صفحہ پر دی گئی معاون کتابوں سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں) ہم صرف یہی کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ علمائے دین شرعی امور کی نگرانی کرتے ہیں اور ملک کا مرکزی بینک یعنی اسٹیٹ بینک آف پاکستان پوری کوشش کررہا ہے کہ اسلامی بینکوں کی پروڈکٹس (Products) اور خدمات (Services) سُود سے پاک ہوں تو ہمیں بھروسہ کرکے اُن سے استفادہ حاصل کرنا چاہیے تاکہ ہم سُود جیسے قبیح جرم اور گناہ سے بچ جائیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم خود بھی اسلامی عقود کے بارے میں علم حاصل کریں اور بینکوں اور اُن میں کام کرنے والے علماء کے ساتھ روابط کے ذریعے شریعہ کمپلائنس کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔

مضاربہ (Mudarabah) کمپنی

مضاربہ کمپنی بنیادی طور پر انویسٹمنٹ کمپنی ہوتی ہے جو لوگوں کے وسائل کو مختلف نوعیت کی تجارتی سرگرمیوں میں لگاتی ہے۔ عمومی طور پر روایتی بینک اور

فہرست پر جائیے

مالیاتی ادارے صرف زر (Money) یا زر کی دستاویزات (Monetary Papers) کا لین دین کرتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ دنیا کے اکثر ملکوں میں بینکوں اور مالیاتی اداروں کو اشیاء (Goods) کی تجارت کرنے اور کاروباری اسٹاک (Stock) رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی، جب کہ مضاربہ (Mudarabah) کمپنی شراکت داری (Partnership) سے کام کرنے والی ایک قسم ہوتی ہے جس میں ایک فریق مالی وسائل فراہم کرتا ہے جب کہ دوسرا فریق تجربہ اور اچھی مینجمنٹ کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس باہمی تجارت میں ہونے والا نفع یا نقصان پہلے سے کئے گئے معاہدے کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مضاربہ کمپنی اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے تقریباً وہ ہی کام کرتی ہے جو اسلامک بینک کرتا ہے۔ جب کہ بنیادی فرق یہ ہے کہ مضاربہ کمپنیاں چیک جاری یا کیش نہیں کرتیں۔ مضاربہ کمپنیوں کو SECP ریگولیٹ کرتا ہے۔ سرمایہ کنندگان سے درخواست ہے کہ صرف SECP سے منظور شدہ مضاربہ کمپنیوں میں سرمایہ کاری کریں۔ غیر منظور شدہ مضاربہ کمپنیوں میں سرمایہ کاری کرنے سے عوام کی خون پسینے کی کمائی ضائع ہوجاتی ہے۔

☆......☆......☆......☆

فہرست پر جائیے

اہم نکات

اہم نکات یہاں درج فرمالیں تاکہ دوبارہ تلاش کی زحمت سے بچ سکیں

نمبر شمار	اہم نکات	صفحہ نمبر
1		
2		
3		
4		
5		
6		
7		
8		
9		
10		
11		
12		
13		
14		
15		

فہرست پر جائیے

اہم نکات

اہم نکات یہاں درج فرمالیں تاکہ دوبارہ تلاش کی زحمت سے بچ سکیں

نمبر شمار	اہم نکات	صفحہ نمبر
16		
17		
18		
19		
20		
21		
22		
23		
24		
25		
26		
27		
28		
29		
30		

فہرست پر جائیے

اھم نکات

اہم نکات یہاں درج فرمالیں تاکہ دوبارہ تلاش کی زحمت سے بچ سکیں

نمبر شمار	اہم نکات	صفحہ نمبر
31		
32		
33		
34		
35		
36		
37		
38		
39		
40		
41		
42		
43		
44		
45		

فہرست پر جائیے

کتاب ''نفع دونوں جہانوں کا'' میں دی گئی معلومات متعلقہ کتب اور پروفیشنلز کی مدد سے پاکستان بزنس فورم نے تیار کی ہے۔ کتاب میں اس بات کی حتیٰ الامکان کوشش کی گئی ہے کہ صحیح معلومات فراہم کی جائیں، پھر بھی اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو برائے مہربانی ہمیں مطلع کریں۔ زیرِ نظر کتاب میں سُودی قرض اور اسلامی بینکاری کی مکمل تفصیلات شامل کرنا ممکن نہیں ہے۔ تفصیلی معلومات کے طلب گار معاون کتابوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

معاون کتابیں

- ☆ سُود .... مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ
- ☆ مسئلہ سُود .... حضرت مولانا مُفتی محمد شفیعؒ
- ☆ اسلامی بینکاری کی بُنیادیں .... حضرت مولانا مُفتی محمد تقی عثمانی
- ☆ غیر سُودی بینکاری .... حضرت مولانا مُفتی محمد تقی عثمانی
- ☆ اسلامی بینکاری .... حضرت مولانا مُفتی محمد تقی عثمانی
- ☆ سُود .... حافظ انجینئر نوید احمد
- ☆ حُرمتِ سُود .... مولانا گوہر رحمٰن
- ☆ محاضراتِ معیشت و تجارت .... ڈاکٹر محمود احمد غازی
- ☆ پاکستان اور اسلامی نظریہ .... پروفیسر خورشید احمد
- ☆ اسلامی بینکاری ایک حقیقت پسندانہ جائزہ .... ڈاکٹر اعجاز احمد صمدانی
- ☆ اسلامی بینکاری اور غرر .... ڈاکٹر اعجاز احمد صمدانی
- ☆ شریعہ اینڈ بزنس .... جناب عبدالمنعم فائز
- ☆ چند عصری مسائل .... پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد
- ☆ اسلامی مالیات، رفاہ یونیورسٹی اسلام آباد .... جناب محمد ایوب

فہرست پر جائیے

نفعِ دونوں جہانوں کا

یہ کتاب ایک سنجیدہ تحقیقی مطالعہ ہے جو مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد، تاجروں اور صنعت کاروں کی مصروفیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اختصار کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ سُودی قرض کی حُرمت کے ساتھ اسلامی بینکنگ کے سلسلے کی اُلجھنیں اور شبہات دُور ہوسکیں تاکہ دنیا و آخرت کے خسارے سے بچ کر فلاح و کامیابی کے زینے چڑھ سکیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ چندروزہ دنیا کی زندگی سے آخرت کی طرف سفر کرنا لازمی امر ہے اور آخرت ہی دائمی قیام گاہ ہے۔ آج فیصلہ کرسکتے ہیں، اصلاح کی طاقت رکھتے ہیں۔ اگر ہم نے اپنے معاملات اور کاروبار کی اصلاح نہ کی تو ہمارے لئے یہی عذابِ جاریہ بن سکتے ہے۔ تو کیوں نہ اپنے دائمی مستقبل کی تیاری کی فکر کریں۔ کل جب اپنے معاملات ضعیفی یا موت کے باعث دوسروں کے سپرد کریں تو وہ سُود کی نحوست سے پاک اور اسلامی اصولوں سے آراستہ ہوں تاکہ آنے والی نسل ہمارے لیے صدقہ جاریہ بن سکے۔

اللہ کی رحمت اور پاکستان بزنس فورم کے چیئرمین میاں تنویر احمد مگوں صاحب کی ہدایت پر اس کتاب کی تیاری مکمل ہوسکی، اللہ تعالیٰ اس معمولی کوشش کو قبول فرما کر صدقہ جاریہ بنادے۔ آمین

انتظامیہ
پاکستان بزنس فورم

نفع دونوں جہانوں کا
PROFIT-HERE & HERE-AFTER

پاکستان بزنس فورم
207، انعم اسٹیٹ، شارع فیصل، کراچی۔75350۔پاکستان
فون: 5-34313024 - ای میل: pbf_khi@yahoo.com